

[illegible][illegible][illegible][illegible]

وہ ایک کورٹ پیجر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔
”اب اس پر دستخط بھی کرو۔“

”یہ کیا ہے؟“

”اس کے مطابق تمہاری دولت اور جائیداد میں میری دوست یعنی تمہاری دوسری بیوی کا فنشی پر سٹ حصہ ہے۔ اگر تم اسے طلاق دو گے تو وہ اپنا حصہ سمیٹ کر تمہاری زندگی سے نکلے گی۔“

وہ ٹھک کر بولا۔ ”واٹ ٹان سنس...! یہ کیا مذاق ہے؟ میں اسے اپنا نام دے چکا ہوں۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں دوں گا۔“

”دو گے آگے جا کر اسے طلاق دو گے۔“

وہ اس کے دل کی بات کہہ رہی تھی۔ اس نے یہی سوچا تھا کہ پہلے لارا کے ذریعے اپنا انوسیدھا کرے گا۔ پھر دوستوں اور دشمنوں کے لیے ناقابل شکست بننے کے بعد دوسری بیوی کو لارات مار کر زندگی سے نکال پیچھے گا۔ ایسے وقت لارا اسے بلیک میل نہیں کر پائے گی مگر اب بازی پلٹ رہی تھی۔

اس نے بات بناتے ہوئے کہا۔ ”ٹھیک ہے۔ دستخط کر دوں گا۔ مگر پہلے مجھے تحفظ دو۔ آخر آل امیں تمہارا ایک مطالبہ تسلیم کر چکا ہوں۔“

وہ بولتے بولتے ذرا قریب آ گیا۔ وہ کھٹک کر پیچھے ہٹے ہوئے بولی۔ ”یہ آخری مطالبہ ہے۔ اس کے بعد میں سرے پاؤں تک تمہاری ہو جاؤں گی۔ زندہ رہو گے تو مزید جائیداد بنا سکو گے۔“

اسے جان بچانے کے لیے آخر دستخط تو کرنے ہی تھے۔ پھر یہ سلسلہ چل نکلا۔ عامل کی ہدایت کے مطابق روزانہ پانچ اعلیٰ عہدیدار اس حینہ کے پاس جاتے آتے رہے۔ تیسرے روز اس عامل نے فون کے ذریعے انہیں مخاطب کیا۔ انہوں نے خوش ہو کر کہا۔ ”ہیلو انجینیئر مہربان! تم نے تو سچ سچ ہمیں آج حیات کا راستہ دکھایا ہے۔ اگرچہ تم نے کوئی احسان نہیں کیا ہے۔ اس کے بدلے میں مافیہ رقم وصول کی ہے پھر بھی ہم تمہارا شکر یہ ادا کرتے ہیں۔“

وہ مسکرا کر بولا۔ ”بے شک۔ میں نے رقم وصول کی ہے۔ اس کے باوجود تمہارا رخصت ہوں۔ تم لوگ مجھے اپنی آخری سامانوں تک بھول نہیں پاؤ گے۔“

پھر اس نے جڑی کے اعلیٰ حاکم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”ہیلو مسٹر جارج! میرا خیال ہے تمہارا بھی کام ہو چکا ہے اور تم مطمئن ہو۔“

”ہاں۔ میرے علاوہ ہمارے ملک کے دیگر اہم افراد کو بھی سیکورٹی حاصل ہو چکی ہے۔“

وہ عامل اچانک ہی قہقہہ مار کر ہنسنے لگا۔ تمام اکابرین نے چونک کر سوالیہ نظروں سے ٹیلی فون کی طرف دیکھا۔ جڑی کے اعلیٰ حاکم نے قہج سے پوچھا۔ ”تم ہنس کیوں رہے ہو؟“

”میں ہنس رہا ہوں... کیونکہ ابھی تم سب سر پر کڑ کر رونے والے ہو۔“

انہوں نے پریشان ہو کر پوچھا۔ ”کیا مطلب...؟“ وہ ہنستے ہنستے رک گیا۔ پھر بولا۔ ”تم میں سے جو اعلیٰ حکمران اپنے اندر ایک نئی توانائی محسوس کر رہے ہیں۔ ان کے لیے میرا مشورہ ہے، وہ پہلی فرصت میں اپنا انچ آئی وی ٹیٹ کر وائیں۔“

انہوں نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔ ”انچ آئی وی ٹیٹ...؟ مگر کیوں؟ ہم میں سے کوئی ایڈز کا مریض نہیں ہے۔“

”مگر لارا کرٹل ایڈز کی مریضہ ہے۔“ اس نے بات نہیں کی تھی، دھماکا کیا تھا۔ اعلیٰ حکمرانوں کے بچروں سے جیسے زمین کھٹک گئی۔ سرے آسمان سرک گیا۔ زبان ٹپک ہو کر رہ گئی۔ وہ کچھ نہ سمجھنے کے سوا انداز میں پچھنی پچھنی آنکھوں سے بھی ٹیلی فون کو اور بھی ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

عامل نے پوچھا۔ ”کیا ہوا؟ تم سب کو سانپ کیوں سونگھ گیا ہے؟“

ایک اعلیٰ حاکم نے سخت لہجے میں کہا۔ ”تم انتہائی بے ہودہ مذاق کر رہے ہو۔“

”اچھا... تو تمہیں یہ بات مذاق لگ رہی ہے؟ تو پھر جاؤ لارا کرٹل کی میڈیکل رپورٹس پر دھو۔ اس کے ڈاکٹر سے فوٹو اس کی میڈیکل ہسٹری معلوم کرو۔ اس کے بعد میں تم سے بات کروں گا۔“

اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ تمام اکابرین کے دماغوں میں جیسے آندھیاں ہی چلنے لگی تھیں۔ ان کے اندر عملی سچ مٹی تھی۔ وہ جلد از جلد لارا کرٹل کی حقیقت معلوم کرنا چاہتے تھے اور اس کام میں زیادہ وقت نہیں لگا۔ ایک گھنٹے بعد ہی اس کے فیملی ڈاکٹر سمیت تمام میڈیکل رپورٹس ان کے پاس تھیں۔ ان کی چیختی ہوئی تحریر کہہ رہی تھی کہ لارا پچھلے ایک برس سے ایڈز کے موذی مرض میں مبتلا ہے۔ اس سے تعلقات استوار کرنا انہی شامت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

ایسی زہریلی حقیقت کا سامنا ہوتے ہی ان اعلیٰ

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible]

اس لفظ کی تفسیر ہے کہ اگر ایک ہی چیز کو ایک ہی وقت میں دو یا دو سے زائد جگہ پر دیکھا جائے تو اسے ایک ہی چیز سمجھا جائے گا۔ مثلاً اگر ایک ہی چیز کو دو یا دو سے زائد جگہ پر دیکھا جائے تو اسے ایک ہی چیز سمجھا جائے گا۔ مثلاً اگر ایک ہی چیز کو دو یا دو سے زائد جگہ پر دیکھا جائے تو اسے ایک ہی چیز سمجھا جائے گا۔

[illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ٹھیں :-

☆ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رڑیوم ایبل لنک
☆ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر یو
☆ ہر پوسٹ کے ساتھ
☆ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے
☆ ساتھ تبدیلی

☆ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریخ
☆ ہر کتاب کا الگ سیشن
☆ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
☆ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

☆ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
☆ ہر ای بک آن لائن پڑھنے

☆ کی سہولت
☆ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف
☆ سائزوں میں اپلوڈنگ

☆ سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
☆ عمران سیریز از مظہر کلیم اور
☆ ابن صفی کی مکمل ریخ

☆ ایڈ فری لنکس، لنکس کو میسج کمانے
☆ کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب
ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library for Pakistan



Like us on
Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

[illegible][illegible][illegible][illegible]

کسی بھی آواز کو سن سکتا تھا۔ مگر سمجھ نہیں سکتا تھا۔

اگر وہ جاگ رہا ہوتا تو میں اس کے ذریعے آس پاس کے ماحول کو بھی دیکھ سکتا تھا مگر ابھی وہ بخواب تھا اور اس کے خوابیدہ دماغ میں ایک نور سا پھیلا ہوا تھا۔ ٹھنڈی چاندنی جیسا اُجھلا اور شفاف نور۔۔۔

مجھے اپنے نواسے تک رسائی حاصل کر کے بہت خوشی ہو رہی تھی۔ میں اسے جگانا نہیں چاہتا تھا۔ میری سوچ کی لہریں اس کے خوابیدہ دماغ کو بڑی ہی شفقت سے تھپک رہی تھیں۔ سہارا ہی تھیں۔

میں نہیں جانتا تھا کہ عالی وہاں موجود ہے یا نہیں؟ یقیناً اس نے بھی خیالِ خوانی کی کامیاب پرواز کی ہوگی اور ان لمحات میں وہاں پہنچی ہوگی مگر ہم ایک دوسرے کو مخاطب نہیں کر سکتے تھے۔ اگر ہم بولتے تو ہماری سوچ کی لہریں اس نغصے سے دماغ کو متاثر کر دیں۔ جو کہ اس مصوم کے لیے نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتی تھیں۔

اس لیے میں خاموش تھا اور یقیناً عالی بھی اس بات کو سمجھتی تھی۔ لہذا ہم دونوں ہی بڑی رازداری سے اس کے دماغ میں گھسے ہوئے تھے۔

مگر ایسی رازداری اور خاموشی کے باوجود وہ جاگ گیا۔ ہم اس کی سوچ کو نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اس لیے اس کی ضرورت کو بھی سمجھ نہیں سکتے تھے۔ یہ خیال تھا کہ اس کی نیند پوری ہو چکی ہے اور اب وہ دودھ کے لیے روئے گا۔

لیکن یہ کیا.....؟ اس کے گانے کے چند لمحوں بعد ہی میرے ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا اور میں دماغی طور پر اپنی جگہ حاضر ہو گیا۔ سونیا میرے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے پوچھا۔ ”کیا بات ہے؟ تم بیٹھے بیٹھے چپک کیوں گئے ہو؟“

بات میری سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ میں کچھ الجھا ہوا تھا۔ اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہوئے زیرِ لب بولا۔ ”باہر ت...“ اس نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔ ”کس بات پر حیران ہو؟“

میں نے اسے دیکھا پھر کہا۔ ”ذرا ایک منٹ روکو۔ میں ابھی آتا ہوں۔“

میں نے ایک بار پھر خیالِ خوانی کی جھلاک لگائی۔ اپنے نواسے کے دماغ میں پہنچ کر دیکھا۔ وہ جاگا ہوا تھا۔ میں چند لمحوں تک ہی وہاں رہا۔ پھر ایک جھٹکے سے اس کے دماغ سے نکل کر اپنی جگہ حاضر ہو گیا۔ شدید حیرانی اور تعجب تھی۔ اسے سونیا کو دیکھنے لگا۔

اس نے پوچھا۔ ”آخر کیا ہو رہا ہے؟ تم نواسے کے پاس جانے والے تھے۔ یہ بار بار چپک کیوں رہے ہو؟“

”میں حیران ہو رہا ہوں۔ وہ... وہ... وہ شخص چند لمحوں کا بچہ ہے۔ بلکہ نومولود کہا جائے تو بہتر ہوگا اور وہ...“

میں بولتے بولتے ذرا رکا۔ عالی نے آکر مجھے مخاطب کیا تھا۔ سونیا نے بے چینی ہو کر پوچھا۔ ”اور وہ کیا... بات تو پوری کرو۔“

اگر عالی نے مجھ سے پوچھا۔ ”پاپا یہ کیا ہو رہا ہے؟ میں نے ابھی خیالِ خوانی کی کامیاب پرواز کی تھی۔ اس کے نغصے سے دماغ میں پہنچی تھی۔ مگر... چند لمحوں بعد ہی باہر آگئی اور ایسا ایک بار نہیں دو بار ہوا ہے اور ابھی آپ کے پاس آکر معلوم ہو رہا ہے کہ آپ بھی ایسی صورت حال سے دوچار ہو رہے ہیں۔ دو بار وہاں جا کر واپس آئے ہیں۔“

میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ ”ہاں۔ میں حیران ہوں۔ کیونکہ وہاں سے خود واپس نہیں آیا۔ مجھے سانس روک کر بھاگایا گیا ہے۔“

اس نے میری تائید میں کہا۔ ”مجھے بھی ایسا ہی محسوس ہوا ہے۔“

سونیا نے میری بات سن کر پوچھا۔ ”کیا تم ہمارے نواسے کی بات کر رہے ہو؟“

میں نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ہاں۔ سونیا یہ بہت ہی حیرت انگیز اور ناقابلِ یقین بات سامنے آئی ہے۔ جب میں اس کے اندر پہنچا تو وہ دوڑ رہا تھا پھر چند لمحوں بعد ہی جاگ گیا۔“

میں نے ذرا توقف سے کہا۔ ”اگر وہ صرف مجھے اپنے اندر محسوس کرتا تب بھی حیرانی کی بات تھی لیکن میں دہری حیرانی سے دوچار ہو رہا ہوں۔ اس نے نہ صرف مجھے محسوس کیا بلکہ سانس روک کر اپنے دماغ کا دروازہ بھی بند کر دیا اور میں دماغی طور پر اپنی جگہ حاضر ہو گیا۔“

وہ بے چینی سے میری باتیں سن رہی تھی۔ میں نے کہا۔ ”ایسا ایک بار نہیں دو بار ہوا ہے اور صرف میں ہی نہیں عالی بھی اس حیرت انگیز تجربے سے گزر رہی ہے۔“

اس نے سونیا کے دماغ میں پہنچ کر کہا۔ ”میں ماما اس نے سانس روک کر مجھے بھی اپنے دماغ سے نکال دیا ہے۔“

وہ بولی۔ ”بڑی عجیب بات۔ نغصے سے نکلنا تو یوگا جانے والے ہی کر سکتے ہیں۔ تم دوبارہ کوشش کرو۔ ممکن ہے تمہیں کوئی دھوکا ہو رہا ہو۔“

”مجھے کی کوئی گھبراہٹ نہیں ہے۔ تمہارا مین نے اور پاپا نے واضح طور پر محسوس کیا ہے۔ اس نے باقاعدہ سانس روک کر ہمیں بھاگایا ہے۔“

[illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

میں نے پوچھا۔ ”کیا ہوا؟ ان تینوں ممالک کے اکابرین کا معاملہ کہاں تک پہنچا ہے؟“
 وہ بولا۔ ”تمام اعلیٰ حکمرانوں اور عہدیداروں کو تحفظ حاصل ہو چکا ہے۔ اب انشورارا اور اس کے چیلے ان کے دماغوں کی پوکھی نہیں پاسکتے۔“
 ”دیری گز۔۔۔ تم نے کم وقت میں بہت بڑا کام نپٹا دیا ہے۔“
 ”میں نے ادارے کے چند ٹیلی منیجری جانے والوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً جا کر ان کے دماغوں میں جھانکتے رہیں۔ ان کی نگرانی کرتے رہیں۔ کیونکہ کسی بھی اعلیٰ حکمران پر کوئی ناگہانی آفت آئے گی اور وہ حادثاتی طور پر دشمنی ہوگا تو دشمنوں کے لیے اس کے دماغ کا دروازہ کھل جائے گا۔ یوں وہ ایک دشمنی ہونے والا اپنے ساتھ ساتھ دوسرے اکابرین کو بھی لے ڈوبے گا۔“

میں نے کہا۔ ”بے شک۔ اس طرح ساری محنت ضائع ہو کر رہ جائے گی۔“

سونیا نے پھلوں کا جوس لا کر میرے سامنے رکھا۔ میں نے گلاس اٹھا کر ایک چمکی لینے کے بعد کہا۔ ”تمام امریکی اکابرین کو بھی تحفظ حاصل ہو چکا ہے۔ اب انشورارا ان کی طرف رخ کرے گا تو نا کامی کا منہ دیکھے گا۔“

”فرانس، انگلینڈ اور جرمنی کے تمام اکابرین پر یہ بات واضح ہے کہ انہیں ہم مسلمان تحفظ اور سلامتی دے رہے ہیں۔ مگر امریکی اکابرین اس بات کو سمجھ نہیں سکتے۔ وہ نہیں جانتے کہ ان کی سلامتی کے پیچھے بھی ہمارا ہی ہاتھ ہے۔“

میں نے ذرا غصہ کر کہا۔ ”وہ تو بچی سوچ رہے ہیں کہ انہی کے ٹیلی منیجری جانے والے انہیں تحفظ فراہم کر رہے ہیں۔ ہماری طرف سے ان پر کوئی احسان نہیں کیا جا رہا ہے۔“

کبریٰ نے کہا۔ ”اور اسی لیے وہ پھولے نہیں سارے ہیں۔ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ آئندہ صرف انشورارا سے ہی انہیں ہم سے بھی چھپ کر رہ سکیں گے۔ کوئی مسلمان خیال خوانی کرنے والا اب ان کے دماغوں میں جھانک نہیں سکے گا۔“

میں نے مسکرا کر کہا۔ ”یہ ان بے چاروں کی کم ہمتی ہے۔ وہ لاکھ کوششوں کے باوجود کبھی ہم سے چھپ کر نہیں رہ سکتے۔“
 کبریٰ نے کہا۔ ”پلیز پاپا! انہیں بے چارہ نہ کہیں۔ وہ کتنے خبیث ہیں ہم سب ہی جانتے ہیں۔“

میں نے کہا۔ ”بے شک ہیں۔ اسی لیے منہ کی کھاتے ہیں اور اوپر منہ ہمارے قدموں میں مارتے ہیں۔ اس بار بھی یہی ہوگا۔“

اس نے پوچھا۔ ”آپ اُن کے سلسلے میں کیا کرنے

حفاظتی دیوار ابھی اس حد تک ناکارہ نہیں ہوئی ہے کہ نئے باردار ذرات کو زمین کی سطح تک پہنچنے سے روک نہ سکے۔ تحقیق کرنے والے دوسرے پہلو پر بھی غور کر رہے تھے۔ یہ تجزیہ کر رہے تھے کہ ممکن ہے اس بار سورج سے نکلنے والے باردار ذرات ان کی سوچ سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ وہ حفاظتی مقامی میدان کو ناکارہ بنا سکتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں زمین پر زبردست تباہی پھیلنے والی ہے۔

تحقیق کا سلسلہ جاری تھا اور جب تک کوئی حتمی بات سامنے نہ آتی، تب تک وہ آنے والی قیامت صفری سب ہی کے دلوں میں دھماکا خیز اندیشے پیدا کر رہی تھی۔

میں نے پوچھا۔ ”کیا ہمارے ماہرین ان قدرتی آفات کا توڑ کر سکتے ہیں؟“

”ان حالات سے نمٹنے کے لیے دنیا بھر کے ماہرین فلکیات ایک جگہ جمع ہو رہے ہیں۔ گریڈ سینٹرل منعقد کیا جا رہی ہیں تاکہ ہم سب مل کر خلائی آفتوں کا سدباب کر سکیں۔“
 میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ ”خدا کرے تم لوگ اپنے مقاصد میں کامیاب رہو۔ اب میں فون رکھتا ہوں۔ پھر کسی وقت تم سے رابطہ کروں گا۔“

میں نے ریسیدر رکھ دیا۔ سر ہٹا کر بیٹھ گیا۔ سونیا نے جانے کی پیالی میری طرف بڑھاتے ہوئے پوچھا۔ ”کوئی نئی چیز گوی ہوئی ہے؟“

میں نے پیالی لیتے ہوئے کہا۔ ”ہاں۔ بہت سی چیز گویاں ہو رہی ہیں۔ خلائی دنیا میں بڑی کڑ بڑ چل رہی ہے۔ خدا جانے کیا ہونے والا ہے۔“

میں اسے تفصیل سے بتانے لگا۔ وہ میری باتیں سننے کے بعد بولی۔ ”معلوم نہ ہو تو لگتا ہے دوسری طرف کچھ نہیں ہو رہا۔ سب ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے مگر کریڈیٹ بنیٹو تو نئے مسائل سامنے آتے چلے جاتے ہیں۔ خلائی تحقیق کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ پیٹھے بٹھائے بہت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔“

میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ ”خلائی معاہدے کے حوالے سے ہم کچھ کر نہیں سکتے۔ مگر باخبر رہنا ضروری ہے۔“

ایسے ہی وقت کبریٰ نے آکر مجھے مخاطب کیا۔ وہ اب تک فرانس، جرمنی اور انگلینڈ کے اکابرین کے معاملات میں مصروف تھا۔ میں نے اس کے علاوہ ادارے کے دوسرے ٹیلی منیجری جانے والوں کو ہدایت دی تھی کہ ان اکابرین کے دماغوں کو لاک کر کے انہیں تحفظ اور سلامتی دی جائے۔ لہذا میرے حکم کے مطابق ان کے دماغوں کو لاک کیا جا رہا تھا۔

[illegible][illegible][illegible][illegible]

100

[illegible][illegible]

کہتا ہے کہ "میں نے اپنے لیے ایک
 ایسی چیز چھوٹی سے چھوٹی
 کہتا ہے کہ "میں نے اپنے لیے ایک
 ایسی چیز چھوٹی سے چھوٹی
 کہتا ہے کہ "میں نے اپنے لیے ایک
 ایسی چیز چھوٹی سے چھوٹی
 کہتا ہے کہ "میں نے اپنے لیے ایک
 ایسی چیز چھوٹی سے چھوٹی

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

”میں نے اپنی زندگی بھر کے لیے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اب اس دنیا سے الگ ہو جائوں گا۔“

اس کے لیے آپ کو کچھ کمر ہوا ہوا مکان ملے گا۔ یہ کہہ کر
 اٹھ کر چلے گئے۔ وہاں آپ کو خود بخود ایک مکان ملا۔
 "چاہے میں چاہوں تو یہ مکان بھی لے سکتا ہوں۔"
 میں نے کہا۔ "میں نے یہ مکان لیا ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔
 میں نے یہ مکان لیا ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔
 "یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔ یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔
 میں نے یہ مکان لیا ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔

یہ سب باتیں سن کر ان کے دل میں ہلچل مچ گئی۔ انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کہا: "یہ تو کون سا شخص ہے؟" ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے سامنے ایک شخص گزر رہا تھا۔ ان کے سامنے ایک شخص گزر رہا تھا۔ ان کے سامنے ایک شخص گزر رہا تھا۔

[illegible]

۱۰ اپنی عقل و فہم سے ان کے ہوتے ہوئے ان کے پاس
آئی ہے جس سے کہ ان کے ہوتے ہوئے ان کے پاس
۱۱۔ سوچا کہ اگر ان کے ہوتے ہوئے ان کے پاس
۱۲۔ سوچا کہ اگر ان کے ہوتے ہوئے ان کے پاس
۱۳۔ سوچا کہ اگر ان کے ہوتے ہوئے ان کے پاس
۱۴۔ سوچا کہ اگر ان کے ہوتے ہوئے ان کے پاس
۱۵۔ سوچا کہ اگر ان کے ہوتے ہوئے ان کے پاس

[illegible]

بازوؤں میں سیٹ لیا۔

ہائے...! کسی دل میں اتر جانے والی قربت نصیب ہو رہی تھی؟ جی چاہتا تھا یہ نرات پوچی گزرتے رہیں اور پلٹ کر آتے رہیں۔ وہ سینے سے آکر کیا گلی، ماضی کی کتنی ہی راتیں اور سنگین راتیں دل و دماغ پر دستک دینے لگیں۔

بڑھاپے میں عشقیہ لمحات محوم پھر کر آ رہے تھے اور سحر زدہ کر رہے تھے۔ ہم بچ تھے، گزرا ہوا زمانہ ہمیں یاد کر رہا تھا۔ یہ یاد دلا رہا تھا کہ کبھی ہم میں تم بھی چاہی نہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو... بڑا اچھا لگ رہا تھا۔ ہم خود کو جوان..... تیر اور کمان دیکھ رہے تھے۔

ایسے لمحات میں مجھے ایک قلمی گیت کے اشعار یاد آنے لگے۔ میں نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے شاعرانہ انداز میں کہا۔ ”یہ بات ہے یا تمہاری دھنیں مٹتی ہوئی ہیں۔“

یہ چاندنی ہے یا تمہاری نظروں سے میری راتیں وحلی ہوئی ہیں۔

یہ چاند ہے یا تمہارا سنگن ستارے ہیں یا تمہارا آج کل ہوا کا جھوک ہے یا تمہارے بدن کی خوشبو یہ پتیوں کی ہے سرسراہٹ کہ تم نے چپکے سے کچھ کہا ہے.....

اس نے گہری سانس لیں۔ وصل کے لمحات ایسے ہوتے ہیں کہ جوانی بھی ہانپ جاتی ہے۔ ہم عمر کے اس دور میں تھے جہاں شاید اس کا بڑا ہانا پ رہا تھا مگر نہیں.... وہ ہانپ نہیں رہی تھی، ہانپ رہی تھی۔ گہری سانس لیتے ہوئے ایک جھٹکے سے الگ ہوئی۔ میں نے پوچھا۔ ”کیا ہوا؟“ وہ سو گھنٹے کے انداز میں مٹتی ہوئی کھڑکی کی طرف دیکھ کر بولی۔ ”دشمنوں کی بول رہی ہے۔“

میں سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے بولا۔ ”کون دشمن؟“ اس کے اندر جیسے بجلی سی بھڑکی تھی۔ وہ تیزی سے بیڈ سے اتر کر لباس درست کرتی ہوئی دروازے کی طرف گئی۔ پھر سائنڈ ٹیبل پر رکھی ہوئی گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر جاتے ہوئے بولی۔ ”وہ آقا فی دشمن نہیں کہیں ہیں اور ایک دو نہیں ہیں۔ کم سے کم چار پانچ ہیں۔“

ٹیبل پر بیٹھنے کے فسون کا فرہاد علی تیمور کی اس مقبول عام سرگزشت کے مزید واقعات آئندہ شمارے میں پڑھے

چپک کیا۔ اس میں گولی نہیں تھی۔ اس نے بری طرح جھنجھلاتے ہوئے اسے رومانہ کی طرف منہ کر مارا۔ ”سور کی پٹی!! ابھی تک مجھے بے وقوف بتا رہی تھی۔“

وہ ایک طرف ہٹ گئی تھی۔ ریوالور دوسری طرف آن گرا تھا۔ اس نے کہا۔ ”اس میں ایک گولی تھی۔ میں نے عرشہ پر ایک پرندے کا نشانہ لیا تھا۔ پھر اسے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ تمہیں بازو دیکھ کر بول رہی تھی....“ میں مسکراتا ہوا ماضی کے دریچوں سے پلٹ کر حال کی طرف چلا آیا۔ سونیا مجھے دیکھ رہی تھی۔ میں نے کہا۔ ”اس عورت نے تمہیں خوب بے وقوف بنایا تھا۔ ویسے یہ تو ماننا پڑتا ہے وہ کسی طرح تم سے کم نہیں تھی۔“

وہ شانے اچکا کر ایک ادائے بی نیازی سے بولی۔ ”کم تو تھی۔ اگر نہ ہوتی تو اس وقت یہاں میری جگہ وہ تمہارے پاس ہوتی۔“

میں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ ”ہاں۔ میں سوچ رہا ہوں وہ ہوتی تو کیسا ہوتا۔ وہ اس بات پر حیران ہوتی۔ وہ اس بات پر کتنا مشتعل.... وہ ہوتی تو ایسا ہوتا.... وہ ہوتی تو ویسا ہوتا....“ اس نے غمور کر مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”سوکن کے لیے شاعری کر رہے ہو۔“

میں نے مسکرا کر کہا۔ ”بڑے عرصے بعد تمہارا یہ موڈ دیکھ رہا ہوں۔ ورنہ تم تو عورتوں کے معاملے میں میری طرف سے بالکل ہی بے فکر ہو گئی تھیں۔ میں کہاں جاتا ہوں؟ کس کے ساتھ وقت گزارتا ہوں؟ تمہیں اس بات سے کوئی سروکار نہیں رہا تھا۔ آج میں برسوں پہلے والی سونیا کو دیکھ رہا ہوں۔ جو کسی بھی سوکن کو میری زندگی سے فوج کر الگ کر دینے کے لیے مرنے مارنے پر تیار جاتی تھی۔“

وہ ایک گہری سانس لے کر مسکراتے ہوئے بولی۔ ”واقعی میں عمر اور بڑے کی بھٹی میں پکنے کے بعد سوکن کے جلا پے کو بھول ہی گئی ہوں یا پھر....“

”یا پھر؟“

”یا پھر اس یقین نے میری سوچ بدل دی ہے کہ تم دنیا کے کسی کونے میں بھی چلے جاؤ گے پلٹ کر میرے ہی پاس آؤ گے اور یہی ہوتا رہا ہے۔“ رات کا وقت تھا۔ مٹتی ہوئی کھڑکی سے اعلیٰ چاندنی بستر تک پہنچ رہی تھی۔ سحر انگیز تھائی تھی اور ہماری پیار بھری باتیں تمہیں بہت تھیں۔ وہان پرور ماحول تھا۔ وہ بستر پر کھٹک کر میرے قریب آ کر سینے سے لگ گئی۔ میں نے اسے دونوں

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ٹھیں :-

☆ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور ریزیوم ایبل لنک
☆ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر یو
☆ ہر پوسٹ کے ساتھ
☆ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے
☆ ساتھ تبدیلی

☆ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریٹخ
☆ ہر کتاب کا الگ سیشن
☆ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
☆ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

☆ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
☆ ہر ای بک آن لائن پڑھنے

☆ کی سہولت
☆ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف
☆ سائزوں میں اپلوڈنگ

☆ سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
☆ عمران سیریز از مظہر کلیم اور
☆ ابن صفی کی مکمل ریٹخ

☆ ایڈ فری لنکس، لنکس کو میسج کمانے
☆ کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب
ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library for Pakistan



Like us on
Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

جانیں گے۔“

پھر وہ بولی۔ ”اور لیوڈا! تم بھی سن لو۔ اگر کوئی چال چلنا اور چالاکی دکھا کر اسے مجھ سے چھینا چاہو گے تو یہ ہمیں زندہ نہیں ملے گا۔“

وہ بولا۔ ”مر جائے تو خس کم جہاں پاک۔۔۔ زندہ رہے گا تو میرا ہی تابعدار بن کر رہے گا۔“

وہ غصے سے چیخ کر بولی۔ ”یعنی تم اس کا بچھا نہیں چھوڑو گے؟“

”تم نے اس کے نیچے بم رکھ کر یہ سمجھ لیا کہ میں اس کی موت کا یقین کر کے چلا جاؤں گا اور تم اپنا انوسیدھا کر لو گی۔۔۔ اوندھے۔ تم اپنی چالاکی دکھاؤ۔ میں اپنی دکھاؤں گا۔“

وہ پریشان ہو کر بولی۔ ”فارگا ڈسٹیک۔ کوئی سمجھتا کرو۔ یہ ہاتھ سے نکل جائے گا تو ہم دونوں بچھتا رہ جائیں گے۔“

”مریڈا! تم اکیلی ہی کچھ کم مصیبت نہیں ہو۔ فرہاد کو تابعدار بنا کر تو بلائے جان بن جاؤ گی اور میں تمہیں بنے نہیں دوں گا۔“

”تم اپنی بکواس میں وقت ضائع کر رہے ہو۔ جس کے وقت کے مطابق صبح ہونے میں صرف پانچ گھنٹے رہ گئے ہیں۔ یہ صبح کی نماز کے وقت سونیا کے پاس جاسکتا ہے۔ ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے۔“

وہ پریشان ہو کر سوچ رہی تھی۔ وہ بولا۔ ”مصل سے کام لو۔ اس سے پہلے کہ فرہاد کو توانائی اور خیال خوانی کی قوت ملے۔ اس کے دماغ کو لاک کرنے دو۔“

”میں تو کہہ رہی ہوں۔ مجھے لاک کرنے دو۔ تم جاؤ۔“

”یہ ثابت ہو گیا کہ تم خود غرض ہو۔“

”ہاں۔ میں خود غرض ہوں۔ پہلے اپنی قوت اپنا اقتدار اور اپنا تحفظ دیکھتی ہوں۔ نقصان اٹھانے اور تم لوگوں سے کتر بن کر رہنے کے لیے پیدا نہیں ہوئی ہوں۔“

”تو پھر ٹھیک ہے۔ میں یہاں جم کر رہوں گا۔ اس کی موت کے بعد ہی دماغ سے نکلوں گا۔“

وہ دونوں میرے دماغ میں جھگڑا کر رہے تھے اور درپردہ یہ کوشش کر رہے تھے کہ کسی طرح ایک دوسرے کی پناہ گاہ معلوم کر لیں۔ ان میں سے کوئی کسی کو ڈھکی چھپی کرنے یا مار ڈالنے میں کامیاب ہو جاتا تو پھر مجھے اپنا انگوٹھا بنالیتا۔

مریڈا کے پاس ایک خیال خوانی کرنے والا ماتحت تھا۔ اس نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”لیوڈا! میرے لیے

پرائمر بن رہا ہے۔ میں اسے فرہاد کے دماغ سے نکالنے کے لیے فی الحال جانا چاہتی ہوں لیکن میرے جاتے ہی وہ اسے اپنا تابعدار بنا لے گا۔ اس کے دماغ کو لاک کر دے گا پھر

لیوڈا نے کہا۔ ”جب یہ تم سے کہہ رہا تھا تب میں یہاں موجود تھا۔ تم نے بے یقینی سے قہقہہ لگایا تھا۔ جبکہ یہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ مریڈا! ہم وقت ضائع کر رہے ہیں۔“

”دیکھو! ہم اس طرح عمل کریں گے کہ باری باری اپنی آوازیں سناتے رہیں گے۔ اس کے اندر ایک بار میں بولوں گی۔ دوسری بار تم بولو گے۔ یہ ہم دونوں کی آوازوں سے

سحر زدہ ہو کر ہمارا معمول اور تابعدار بن جائے گا۔“

اس نے کہا۔ ”ایسا تو ہی عمل آج تک کسی نے نہیں کیا۔“

”نہ کیا ہو۔ ہم کریں گے۔“

”ذرا مصل سے سوچو! ایسا ممکن نہیں ہے کہ ایک شخص بیک وقت دو عاملوں کا معمول بن جائے۔ ایک وقت میں ایک ہی کا سحر طاری ہوتا ہے۔“

”ممکن ہے ہمارا یہ تجربہ کامیاب رہے۔“

”اور ناکامی ہوئی تو پھر ایک بار ساری دنیا تسلیم کر لے گی کہ فرہاد کبھی حکمت عملی سے اور مقدر سے بچ نکلا ہے۔“

”اس کے ٹیلی پتھی جاننے والے اسے بچائے آجائیں گے۔ فارگا ڈسٹیک۔ میری بات مان لو۔ مجھے اس پر یقینی عمل کرنے دو۔“

”تم خواہو! وہ ضد کر رہی ہو۔ کیا مجھے نادان بچہ سمجھتی ہو؟“

”نہیں۔ تم مجھے نادان بچی سمجھ رہے ہو۔“

وہ ہنسا ہو کر بولا۔ ”بات اچھی طرح سمجھ میں آگئی ہے۔ ہمارے جھگڑے سے فرہاد کو فائدہ پہنچنے والا ہے۔ ہم

میں سے کوئی اسے تابعدار نہیں بنا سکے گا۔“

”میں قسم کھا چکی ہوں۔ اسے اپنا محکوم نہ بنا سکی تو مار ڈالوں گی۔“

اس نے ایک ماتحت کے اندر پہنچ کر کہا۔ ”دروازہ کھول کر اندر جاؤ۔ جہاں اس قیدی کو پناہ نہ کر لیا گیا ہے اس

بستر کے نیچے ریوٹ کنٹرولر بم رکھ کر باہر آ جاؤ۔ میں جیسے ہی تمہیں حکم دوں، کنٹرولر کا بم بن دیا دو۔“

اس کے ماتحت نے حکم کی تعمیل کی۔ دروازہ کھول کر اندر آیا۔ اسٹور روم سے جا کر ایک ریوٹ کنٹرولر اور بم لے آیا۔

کنٹرولر اور بم کی ایڈجسٹمنٹ کو چیک کرنے کے بعد اس نے بم کو بستر کے نیچے رکھ دیا۔ پھر باہر آ کر دروازے کو بند کر کے ایسی کڑکی کے پاس بیٹھ گیا، جہاں سے بم اور کنٹرولر کا رشتہ قائم رہ سکتا تھا۔

مریڈا نے کہا۔ ”فرہاد! تمہارا کوئی ٹیلی پتھی جاننے والا مدد کرنے آئے تو اسے بتا دینا، تم بارود پر لیٹے ہوئے ہو۔ اگر وہ فوراً تمہیں چھوڑ کر نہ گئے تو تمہارے سچے جھوٹے اڑا دیے

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible]

100

ایک دفعہ ایک "کافر" نے ایک مسلمان سے کہا: "تو کافر ہے؟"
 دوسرے نے کہا: "میں تو مسلمان ہوں، تو کافر ہے؟"
 تیسرے نے کہا: "میں تو مسلمان ہوں، تو کافر ہے؟"
 چوتھے نے کہا: "میں تو مسلمان ہوں، تو کافر ہے؟"

ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

کرتے ہوئے چاہیے۔
 ایک صحابی نے کہا: ”میں چاہتا ہوں کہ میری غلامی ختم
 کرنے والے ہمارے خداوند قادرِ حق کو مطلع فرماؤں کہ میں
 ابھی بھی اس کے خلاف کلمہ پکارتا رہتا ہوں۔“
 ”کیونکہ میں اس خداوندِ قادرِ حق کی طرف متوجہ ہوں۔“
 اسی لیے اس نے اس کو توبہ کی طرف متوجہ کیا۔

اسی طرح کہیں کہیں یہ بھی لکھا ہے کہ "میں نے اپنے
 بچوں کو یہ سکھایا کہ اگر کسی نے ان کو مارا تو ان کو
 مارنا جائز ہے۔"

یہاں ہم کہتے ہیں کہ اگرچہ ان کے لئے دعا کی گئی ہے
مگر وہ خود بخود ہی ہرگز نہیں آئے گا۔
یہاں ہم کہتے ہیں کہ "معاذ اللہ"

سب سے پہلے چنگیز گراں سے کہتا: "خدا ہے"
 ایک نے کہا: "مگر تو اپنا کچھ ایک ہے جس نے
 آئی ہے۔ انہی اور انہی کے ہاتھوں کی ہے۔ وہ ہے
 کہانہ دیکھ گئی۔"
 وہ کہتا: "وہ میرے معنوی سے متعلق ہے۔"

[illegible][illegible]

”خدا کی قسم! میں نے اسے اپنے گھر میں لے کر گیا۔ وہ میری بہن کی طرح ہے۔“

میں نے یہ سب حکمت و تدبیر کی طرف سے سمجھنے کی بجائے اپنے اندر سے
 نکالیں نکالیں کر دیا ہے۔ تو اس کی طرف سے وہ حکمت و تدبیر خارج
 حاصل کر رہا ہے۔

اس کا جواب ہے کہ اس نے اپنے اندر سے نکالیں نکالیں کر دیا ہے۔
 اس کی طرف سے وہ حکمت و تدبیر خارج حاصل کر رہا ہے۔

[illegible]

جہاں تک کہ اس کے بارے میں بات کی جائے۔ ہم اس کو خود بخود ہی
 ہی تسلیم کریں گے کہ اس کی اقدار سے جڑا ہو کر اس کی
 سے وہی کہ اس کے ساتھ ہے۔
 اس کے وہی کہ اس کے ساتھ ہے۔
 جہاں تک کہ اس کے بارے میں بات کی جائے۔

[illegible]

۱۰۔ علوم کرنا یا نہ کرنا کے لیے کہانے کے دماغ شعلیں ہیں

کیا صرف انہیں بھلا یا کما ہے۔۔۔؟ کیا انہی کے لئے دوا داری کی آڑ میں انہیں مسلما نوں کے لئے بھلا یا کما ہے۔۔۔؟

ہو یا اپنے ساتھ لے جائے۔ جس کے بارے میں ابھی ابھی بات کی تھی۔
 لیکن یہ سب کچھ ابھی ابھی اس کے سامنے نہیں آتا۔
 وہ کہہ رہی تھی کہ یہ سب کچھ ابھی ابھی اس کے سامنے نہیں آتا۔
 وہ کہہ رہی تھی کہ یہ سب کچھ ابھی ابھی اس کے سامنے نہیں آتا۔
 وہ کہہ رہی تھی کہ یہ سب کچھ ابھی ابھی اس کے سامنے نہیں آتا۔

ہاں، کیا جانے؟ میں نے انہیں ایسا فرام کر دیا ہے۔ ان کی کم لگن کرنا چاہیے کہ وہ اسی سے بچ گئے۔ انہیں ان کو سامنا انکو رستے سے ہٹانے والا نہیں وہ ان سے بچا جانے لگے۔ اسی کے نتیجے میں

☆ ☆ ☆
گوشت خوردار کے چالیس پیروں نے اسے سزا
کو سزا سمیت پڑائی کر دی اور انگوٹھ کے پتے

نے دانی اور غفلت حاصل کر لیا ہے۔ یہ
 دوسرے کے دینا شکر جو کچھ ہیں۔ یہ دانی جو
 اس کی غفلت ہے۔

انسان نے کہا: "میں نے جو کچھ دیکھا ہے
 اسے دیکھ کر دانی حاصل کر لیا ہے۔"



تہماری سے کہا۔ ”فی الحال تو میں واقعی کچھ نہیں ہوں۔ تمہاری اس بلی نے مجھے زخمی کر دیا ہے۔ اسی کی وجہ سے گریٹ الیٹورار کا ظلم سہنا پڑا۔ پانچویں زخم بھرنے میں اور دماغی تکلیف کم ہونے میں کتنا وقت لگے گا؟“

اس نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا۔ ”میری جگہ دوسری حلالہ کو دی جا رہی ہے۔ وہ میرے ادھر سے کام سنبھالے گی۔ یقیناً فرہاد کو زہر پکے کرنے کے لیے بھی اسے استعمال کیا جائے گا۔ وہ اس کے پیچھے پڑے گی تو میں پیچھے رہ جاؤں گی۔ ہائے! ایسا رنجین اور سنگین معاملہ میرے ہاتھوں سے نکل رہا ہے۔ میں کیا کروں؟“

ادھر وہ پریشان تھی۔ دوسری طرف کبریا اس کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ یہ تو سمجھ میں آگیا تھا کہ وہ الیٹورار کی ایک آلہ کار ہے اور پانچویں ایسی تھی عورتیں ہیں جنہیں سرجری کے ذریعے ہم قتل بنا دیا گیا ہے۔ اگر وہ دور سے دیکھے گا تو سمجھ نہیں پائے گا کہ وہ حلالہ کون ہے جو اس کے پاس آئی تھی؟ مگر جب بھی اس کے اندر پہنچے گا تو اس کے مخصوص لب و لہجے سے اسے پکڑ لے گا۔

وہ اس کے دماغ میں ایک کردہ تھی۔ انکھنے کی چند وجوہات تھیں۔ ایک تو وہ غیر معمولی صلاحیتوں کی حامل تھی۔ دوسرے یہ کہ اس نے کہا تھا سونیا اس کی مٹھی میں ہے اور تیسرے اس کا حسن ایسا بے مثال تھا کہ کس کفر بولنے کے باوجود اپنے کا فر اندھن و بھال سے اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ ویسے اس کشش میں محبوبیت نہیں تھی۔

جس طرح لذیذ پکوان کی خوشبو سونجھ کر بھوک بڑھ جاتی ہے حلالہ کے لیے بھی کبریا کے اندر کچھ ایسا ایذا بہیدار ہو رہا تھا یوں کہنا چاہیے کہ بیٹے کے اندر باپ کا لہو پیچ رہا تھا۔ مقدر نے جب بھی میری زندگی میں کوئی خوبصورت دسترخوان سجایا تو میں نے بھی منہ نہیں پھیرا۔ اب کبریا بھی کچھ ایسے ہی رنگ دکھا رہا تھا۔ معاملات سنگین ہوں یا رنجین... ہر مرحلے پر میرے نقش قدم پر چلنے والا تھا۔

اس نے کچھ سوچ کر پہلا قدم اٹھایا۔ حلالہ کی آواز اور لب و لہجے کو گرفت میں لے کر خیال خوانی کی پرواز کی۔ خیال تھا وہ اسے اپنے اندر محسوس کرتے ہی سانس روک لے گی مگر وہاں پہنچ کر حیرانی ہوئی۔ غیر معمولی بن کر رہنے والی کا دماغ بڑا ہی معمولی سا ہو گیا تھا۔

وہ دشمن کو اپنے اندر سے بھگانے کے لیے سانس تو کیا روکتی؟ اسے یہ بھی محسوس نہ ہوا کہ کوئی اس کے دماغ میں پہنچا ہوا ہے۔ وہ زخمی تھی دماغی تکلیف میں مبتلا تھی۔ نہ خیال خوانی

کے قابل رہی تھی نہ ہی اسے اپنے اندر محسوس کر رہی تھی۔ کبریا کے لیے یہ ایک نیا انکشاف تھا۔ وہ چپ چاپ اس کے خیالات پڑھنے لگا۔ تب معلوم ہوا کہ وہ اسی کے خیالوں میں گھونکی ہوئی ہے۔ وہ چور خیالات کے ذریعے اس کے حالات معلوم کرنے لگا۔ اس کا اصل نام صوفیہ تھا۔ وہ ایک عام سی عورت تھی۔ الیٹورار نے کاسینکس سرجری کے ذریعے اسے دنیا کی حسین ترین عورت بنا دیا تھا پھر ٹیٹا جیٹی کی صلاحیت نے جیسے اس کی شخصیت میں چارم چاند لگا دیے تھے۔ وہ اندھی نہیں تھی مگر اندھی بن کر دنیا بھر کے لوگوں کو اندھ بنا رہی تھی۔

کبریا نے جو سوچا تھا اس کے مطابق حلالہ کے خیالات بھی وہی بتا رہے تھے کہ وہ ایک ہی الیٹورار کی آلہ کار نہیں ہے۔ بلکہ اس کی کئی ہم قتل عورتوں کو دنیا کے مختلف حصوں میں پہنچایا گیا ہے۔ اس کے چور خیالات بڑی اہم معلومات فراہم کر رہے تھے۔ کرامات دکھانے والی نرپاسرار راہبہ کی اصلیت قتل کر سائے آرہی تھی۔ یہ بھی پتا چلا کہ سونیا نے اسے زخمی کیا ہے۔ صوفیہ اس سے دشمنی کرنا چاہتی تھی۔ ایسے وقت الیٹورار نے اسے دماغی جھٹکے پہنچائے تھے۔

کبریا اس کے ذریعے سونیا کے حالات معلوم کرنے لگا۔ اس کے خیالات نے بتایا کہ اسے ایک ٹکون نما کمرے میں قید کر گیا ہے۔ وہ ایک ایسا کمرہ ہے جس میں کوئی کھڑکی یا دروازہ نہیں ہے۔ سونیا ہزار کوششوں کے باوجود وہاں سے فرار ہونے کا راستہ تلاش نہیں کر سکے گی۔

کبریا نے اس کے اندر سوال پیدا کیا۔ ”جب وہاں کوئی دروازہ نہیں ہے تو پھر وہ کس راستے سے اس کمرے میں گئی تھی؟“

وہ میرے بارے میں یعنی کبریا کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اچانک ہی سونیا کا خیال آیا تو اس نے چونک کر سوچا۔ ”ارے ہاں۔ یہ بھی کتنی عجیب بات ہے۔ میں ایک ایسے کمرے میں گئی جہاں کوئی دروازہ نہیں تھا پھر وہاں سے واپس بھی آئی مگر کیسے گئی اور کیسے آئی؟ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔“

کبریا نے سوال پیدا کیا۔ ”کیوں معلوم نہیں ہے جبکہ میں خود وہاں گئی تھی؟“

وہ اپنی پیشانی کو سہلاتے ہوئے زیر لب بولی۔ ”ہاں میں گئی تو تھی مگر یاد کیوں نہیں آ رہا ہے کیسے گئی تھی؟“ وہ یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ”اس ٹکون اور غیر معمولی کمرے کا کیا راز ہے یہ تو الیٹورار ہی جانتا ہے۔“

اس کی صورت میں کمرہ میں جاتا تھا۔ "اے سجادہ
کمرہ ہے۔"
"سجادہ کمرہ ہے اس لئے کہ یہ سجادہ کمرہ ہے اس
لئے کہ یہ سجادہ کمرہ ہے اس لئے کہ یہ سجادہ کمرہ
ہے۔"

”میرا راز کون ہے؟“
 وہ اکدم سے چمک کر اٹھ اٹھی۔ غش ہو کر بیٹھ
 گیا۔ ”کون سا راز؟“
 ”اس سے کچھ ہے۔“
 اس نے صبر و ضبط تو کیا ہی نہیں کیا مگر بالکل

ہر ایک کا ہر نی کوئی ہے۔ ہر ایک سے اپنی سیاحت کی اپنی سیاحت کی
 انہیں ایک اور دستہ انتظامی کی ضرورت کی ضرورت
 سے انکار کیا جا رہا ہے۔ ان کی اپنی کامیابی کی ضرورت
 کی ضرورت ہے۔
 ان کی ضرورت کے بعد ان کی ضرورت کے بعد ان کی ضرورت کے بعد

خدا کی طرف سے انگریزوں کو ان زمینوں پر لے جانے کا ارادہ تھا۔
 ان کے لیے ان زمینوں پر لے جانے کے لیے ان کے لیے۔
 ان کے لیے ان زمینوں پر لے جانے کے لیے ان کے لیے۔
 ان کے لیے ان زمینوں پر لے جانے کے لیے ان کے لیے۔
 ان کے لیے ان زمینوں پر لے جانے کے لیے ان کے لیے۔

[illegible][illegible][illegible][illegible]

چند لمحات تک بستر پر چپ چاپ بڑا صحت کو ٹکٹا رہا۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی بہتری کے لیے دعائیں مانگا رہا پھر بسم اللہ کہہ کر خیال خوانی کی پرواز کی تو خوشی کی انتہا نہ رہی۔

وہ پرانی سوچ کی لہروں کو محسوس کرتے ہی غلامیں تک رہی تھی۔ انتظار کر رہی تھی پھر یولی۔ ”ایٹھورا! خاموش کیوں ہو؟ جب بھی آتے ہو میرے چور خیالات پڑھتے ہو۔ تمہیں یقین ہے کہ یوں چور خیالات پڑھتے ہوئے فرہاد تک پہنچ جاؤ گے؟“

میں نے ہنستے ہوئے کہا۔ ”میری جان! میں تمہارا فرہاد ہوں۔“

وہ حیرانی اور بے یقینی سے یولی۔ ”میرا دماغ اسے ٹیلی پتھی جاننے والوں کی طرف سے منتقل ہو چکا ہے۔ تم کیسے آگے؟ کیا تم فرہاد کے لب و لہجے میں بدل کر دھوکا دے رہے ہو؟“

”مجھ پر شبہ نہ کرو۔ اعلیٰ حضرت نے پابندیاں اٹھالی ہیں۔ میں کبریا سے کہوں گا اب وہ بھی تمہارے اندر آ سکے گا۔“
”نہیں۔ میں ایسی باتوں میں نہیں آؤں گی۔ اپنے فرہاد ہونے کا ثبوت دو۔“

”بڑی مشکل ہے۔ دس بارہ منٹ سے زیادہ خیال خوانی نہیں کر سکوں گا۔ خود کو فرہاد ثابت کرنے میں ہی وقت گزر جائے گا۔“

پھر میں نے کچھ سوچ کر کہا۔ ”ہاں... ابھی ثابت کر رہا ہوں۔ ایٹھورا! انہیں جانتا کہ میں کہاں ہوں؟ تم جانتی ہو میں شاید وہ والے مکان میں ہوں۔ اس مکان میں تین کمرے اور ایک صحن ہے۔ میں شمال کی طرف کھٹنے والی کھڑکی کے سامنے بیٹھا تمہارے پاس پہنچ گیا ہوں۔“

وہ یولی۔ ”اب یقین ہو رہا ہے۔ یا خدا! ابھی تمہاری آواز سن کر مجھے تھی خوشی۔“

بات ادھوری رہ گئی۔ میں دماغی طور پر اپنی جگہ حاضر ہو گیا۔ وہ پھر پور مسرتوں کا اظہار کر رہی تھی۔ ایسے ہی لمحات میں اچانک رابطہ ختم ہو گیا تھا۔ میں نے پھر اس کے پاس پہنچنا چاہا مگر خیال خوانی کا پرندہ پر سمیٹ کر بیٹھ گیا۔ پر نہیں مار رہا تھا۔ پرواز نہیں کر رہا تھا۔ بارہ منٹ گزر چکے تھے۔

آہ...! معشوق بلندی پر تھی۔ میں وہاں تک پہنچ گیا تھا۔ موجودہ حالات پر اہم باتیں ہونے والی تھیں۔ وہ خوش ہو رہی تھی۔ ایسے ہی وقت کہتے ہیں۔

قسمت کسی خوبی دیکھنے لٹنی کہاں کند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا
لٹنے لٹے پھڑ جانے کی تکلیف کسی ہوتی ہے یہ میں

سمجھ رہا تھا۔ اب دو چار گھنٹوں کے بعد ہی اس کے پاس جا سکتا تھا۔ یا خدا...! میں کس قدر مجبور ہو گیا ہوں؟
اس وقت بہت زیادہ کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ منہ منع کیا جاتا ہے کہ خیال خوانی نہ کروں۔ دماغ اور ٹھکے کمزوری اور بڑھے گی۔ ابھی خیال خوانی کے بعد ایسی ہی محسوس اور کمزوری برداشت کر رہا تھا۔

میں ایسے وقت فون کے ذریعے ڈاکٹر کو کال کر رہا تھا۔ سر ہانے فون رکھا ہوا تھا۔ میں نے چاہا کروٹ بدل کر اسے اٹھاؤں مگر اس سے پہلے ہی سر پکڑنے لگا۔ تھوڑی دیر تک ساکت رہ گیا۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا کہ ڈاکٹر کو بلا کر کے قابل نہ رہوں مگر اب ایسا ہو رہا تھا۔ میں فون کی طرف کروٹ نہ لے سکا۔ ہمیشہ شہزاد بن کر رہنے والے کو کمزوری گراں گزر رہی تھی۔

میں کیا کروں؟ یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا تھا؟ ایسی کمزوری غالب آئی تھی کہ میں فون کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا سکتا تھا۔
میں کیا سمجھوں؟ کیا جسمانی قوت جواب دے رہی ہے...؟ کیا میں مل جل نہیں سکوں گا؟ منہ پھیرنے والی زندگی کو کچھ نہیں پاؤں گا...؟

اچانک ہی میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا مہما گیا۔ دن کا وقت تھا۔ میں اجالے کی ہلکی سی روشنی دیکھنا چاہتا تھا مگر آنکھیں بند ہو گئیں۔ میں تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔
میرے حالات در کی عہرت ہیں۔ میں وہ قاحل اعظم جو دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک انسانی دماغوں کو تسخیر کرتا چلا جاتا تھا۔ جسمانی قوت سے بڑے بڑے شہزادوں کو پچھاڑ دیا کرتا تھا۔ ایسے وقت میں تو کیا دنیا کا کوئی بھی طاقتور یہ نہیں سوچتا بلکہ یقین نہیں کرتا کہ وہ کب کمزور بھی ہوگا۔

ایسا ہوتا ہے۔ کمال حاصل کرنے والے زوال کو قبول جاتے ہیں۔ ابھی ان لمحات میں دنیا کے تمام طاقتوروں سے کہ جائے کہ بیماری اور بڑھاپا تمہیں چھٹنے والا ہے اور بڑھاپے سے پہلے بھی قدرتی حالات تمہیں اس قدر کمزور بنائے والے ہیں کہ تم ایک فون تو کیا ایک تنکا بھی اٹھانے کے قابل نہیں رہو گے۔ تو وہ طاقت کے نشے میں کبھی یقین نہیں کریں گے۔ ہم بہت کچھ حاصل کرتے ہیں مگر دوسروں کے زوال سے عہرت حاصل نہیں کرتے... ہے کوئی جو میرے حالات سے عہرت حاصل کرے؟

ثیلی دیتھی کے فسوں کا فرہاد علی تیمور کی اس مقبول عام سرگزشت کہ مزید واقعات آئندہ شمارے میں پڑھیے

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

آپ بھی مجھے رطابت کے
الگ کٹے ٹکڑے دیباچوں کا سیاق
اور لا جواب لے سکتے

[illegible]

[illegible][illegible]

۱۰۰۔ "میرا دل بھی اٹھ اٹھتا ہے۔" وہ کہتی ہے۔
 ۱۰۱۔ "میرا دل بھی اٹھ اٹھتا ہے۔" وہ کہتی ہے۔
 ۱۰۲۔ "میرا دل بھی اٹھ اٹھتا ہے۔" وہ کہتی ہے۔
 ۱۰۳۔ "میرا دل بھی اٹھ اٹھتا ہے۔" وہ کہتی ہے۔
 ۱۰۴۔ "میرا دل بھی اٹھ اٹھتا ہے۔" وہ کہتی ہے۔
 ۱۰۵۔ "میرا دل بھی اٹھ اٹھتا ہے۔" وہ کہتی ہے۔
 ۱۰۶۔ "میرا دل بھی اٹھ اٹھتا ہے۔" وہ کہتی ہے۔
 ۱۰۷۔ "میرا دل بھی اٹھ اٹھتا ہے۔" وہ کہتی ہے۔
 ۱۰۸۔ "میرا دل بھی اٹھ اٹھتا ہے۔" وہ کہتی ہے۔
 ۱۰۹۔ "میرا دل بھی اٹھ اٹھتا ہے۔" وہ کہتی ہے۔
 ۱۱۰۔ "میرا دل بھی اٹھ اٹھتا ہے۔" وہ کہتی ہے۔

100

”میرے ان بزرگ و پیر کا انکار نہ ہے اپنے لئے کہ ہے ان کی
 کہہ دیاں گھڑا ہے؟
 تو نے نہ کہہ گا کہ ہے وہ ہے
 ”میرے خیال میں آپ ان کا انکار کرتے“

[illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

تعداد میں ٹیلی میٹری کا ہتھیار موجود ہے۔ اگر ہم ایٹورارا بن جائیں اور تمہارے ملک پر قبضہ کریں تو کہاں سے مدد حاصل کرنے اور آزادی کی بجیک مانگتے جاؤ گے؟

”تم ہمیشہ ہی بڑے ممالک سے زیادہ طاقتور رہے ہو۔ مگر تم نے کبھی کسی ملک کا حکمران بننے کی خواہش نہیں کی۔ اب بھی ہماری بے بسی سے فائدہ نہیں اٹھاؤ گے۔“

”درست کہہ رہے ہو۔ فائدہ نہیں اٹھاؤں گا اور فوراً ہی تمہاری کوئی مدد بھی نہیں کروں گا۔ تم نے ماضی میں ایٹورارا کے ساتھ دوستی اور اتحاد قائم کیا۔ ہم مسلمانوں کو پسپا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ ہمارا تو کچھ نہیں بگڑا تم خود اسی ایٹورارا کے ہاتھوں پسپا ہونے جا رہے ہو۔ لہذا جو بویا ہے اسے کاٹو اور اچھی طرح سزا پاتے رہو۔ برتر سے کم تر ہوتے رہو۔ دہشتیں اٹھاتے رہو۔ ہم بعد میں سوچیں گے کہ تمہارے لیے کیا کیا جاسکتا ہے؟“

”کمر بیا نے رابطہ ختم کر دیا۔ کسی ملک میں اپنی حکومت قائم کرنا اور خود کو حکمران کی حیثیت سے منوانا اتنا آسان نہیں ہوتا۔ سیاسی اور عسکری رکاوٹوں سے گزرنے میں اچھا خاصا وقت لگتا ہے۔ ایٹورارا بھی بڑی مشکلات سے گزرنے والا تھا۔ یوں کہنا چاہیے کہ ہم اسے مشکلات کی طرف لے جا رہے تھے۔“

☆☆☆

جے ہلرام اور جھنڈاری نے اکابرین کی کانفرنس کا حال دیکھا تھا۔ وہ سب زخمی ہونے کے بعد تنوعی عمل کے حفاظتی قلعے سے باہر نکل آئے تھے۔ ایٹورارا کے بے شمار ٹیلی میٹری جاننے والے ان کے اندر جگہ بنا چکے تھے۔

رائیجی کے چیف نے کہا: ”ایٹورارا نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے مگر وہ سپر پاور کو جھکا نہیں سکے گا۔“

جھنڈاری نے پوچھا: ”کیوں نہیں جھکا سکے گا؟ کیا اب بھی کوئی رکاوٹ ہے؟“

”امریکن آرمی کے یوگا جاننے والے افسران انڈر گراؤڈر رہتے ہیں۔ کسی کی نظروں میں نہیں آتے۔ سنا ہے ان کے دو خاص ٹیلی میٹری جاننے والے ہیں۔ انہوں نے ان اعلیٰ افسران کے دماغوں کو لاکھ پایا ہے جو یوگا نہیں جانتے ہیں۔“

راکے ڈپٹی ڈائریکٹر نے کہا: ”وہ تمام یوگا جاننے والے آرمی کے افسران بہت ہی مضبوط اور منظم ہیں۔ ایٹورارا کی دال نہیں کھنڈے دیں گے۔“

جے نے کہا: ”ہم نے تو سوچا ہے کہ ایٹورارا نے جن اکابرین کو قلعے میں لیا ہے انہیں ہم اپنی ٹیلی میٹری سے اور

اپنے ختروں سے جھین لیں گے۔“

جھنڈاری نے کہا: ”جس طرح مسلمانوں نے اس کے ٹیلی میٹری جاننے والوں کو جھین لیا ہے۔ اسی طرح ہم اکابرین کو اس کے قلعے سے نکال لائیں گے۔“

چیف نے کہا: ”بے شک تمہیں یہ کرنا ہے لیکن اصل طاقت آرمی کے یوگا جاننے والے افسران ہیں۔ پہلے ان کے دماغوں پر قبضہ بھاد۔ انہیں مجبور اور بے بس بناؤ۔ جب بات بنے گی۔“

راکے ڈپٹی نے کہا: ”اور جب ہم امریکی عسکرانوں سے پاکستان کے خلاف اپنے مطالبات منوائیں گے۔“

چیف نے کہا: ”پھر ہم اپنے دائیں بائیں اسلامی ملکوں کو ختم کر کے ہمارے دیس کے ہونے والے نظروں کو جوڑ کے ہندوستان کو پہلے کی طرح عمل کر سکیں گے۔“

جے نے کہا: ”یعنی ہم کو پہلے مشکل کام کرنا ہے۔ وہ یوگا جاننے والے جو انڈر گراؤڈر رہتے ہیں پہلے ان کو پھانسا ہوگا۔“

”ہاں! اصل طاقت اور حکومت ان ہی کے ہاتھوں میں ہے۔“

”کوئی بات نہیں۔ ہم پہلے ان سے ہی نہیں گے۔“

جے ہلرام اور جھنڈاری ان روپوش رہنے والی قوتوں تک پہنچنے کی تدبیر کرنے لگے۔ ادھر ایٹورارا اپنی دانست میں بہت بڑی کامیابی حاصل کر رہا تھا۔ جلد ہی ایک حکمران کی حیثیت سے پورے امریکا پر چھا جانے والا تھا۔ اور بہت بڑی ناکامی سے بھی دوچار ہو رہا تھا۔ ٹیلی میٹری کے ڈیڑھ لاکھ ہتھیاروں سے محروم ہو گیا تھا اور یہ ناقابل برداشت نقصان تھا۔ اگرچہ سونیا نے کہا تھا کہ دوستی قائم رہنے تک اسے پھر ایسا صدمہ نہیں پہنچایا جائے گا لیکن دماغ میں خطرے کی گھنٹی بج رہی تھی۔ اس کا دوغلا پن ظاہر ہوتا تو دیکھتے ہی دیکھتے باقی اتنی بڑا ٹیلی میٹری جاننے والے وفادار بھی اس کے ہاتھوں سے نکل جاتے۔

اب وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتا تھا کہ ہم مسلمانوں کے رحم و کرم پر ہے۔ یہ بات اس کی سمجھ سے بالاتر تھی کہ ہم کس طرح اس کے وفاداروں کا سراغ لگاتے ہیں؟ اسے فکر کھائے جا رہی تھی۔ یہ اندیشہ رہنے لگا تھا کہ ہم کسی بھی وقت ٹیلی میٹری کے تمام ہتھیار اس سے جھین سکتے ہیں۔ وہ سوچتے سوچتے تھک گیا تھا۔ مگر اسے ہمارا طریقہ کار سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ نہ ہی روحانی ٹیلی میٹری اس کی سمجھ میں آ سکتی تھی۔ جبکہ وہ ایٹ لندن کی مسجد کے روح پرور سامنے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ٹھیں :-

☆ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور ریزیوم ایبل لنک
☆ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر یو
☆ ہر پوسٹ کے ساتھ
☆ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے
☆ ساتھ تبدیلی

☆ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریٹخ
☆ ہر کتاب کا الگ سیکشن
☆ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
☆ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

☆ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
☆ ہر ای بک آن لائن پڑھنے

☆ کی سہولت
☆ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف
☆ سائزوں میں اپلوڈنگ

☆ سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
☆ عمران سیریز از مظہر کلیم اور
☆ ابن صفی کی مکمل ریٹخ

☆ ایڈ فری لنکس، لنکس کو میسجے کمانے
☆ کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب
ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library for Pakistan



Like us on
Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

[illegible][illegible]

۱۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو قتل کر دیا ہے تو اس کا قصور کیا ہے؟
 ۲۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو زخمی کر دیا ہے تو اس کا قصور کیا ہے؟
 ۳۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو مال کا نقصان پہنچا دیا ہے تو اس کا قصور کیا ہے؟
 ۴۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو شہرہ راز لگا دیا ہے تو اس کا قصور کیا ہے؟
 ۵۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو دھوکہ دیا ہے تو اس کا قصور کیا ہے؟

[illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

اس نے جیوتی سے کہا۔ ”کل اماؤس کی رات ہے۔ تم آج رات اس کے ساتھ خوب عیش کرو اور کل اس کا چھپچھا چھوڑ دو۔“

ہلرام نے کہا۔ ”اس طرح تمہارے دل کے ارمان بھی نکل جائیں گے اور ہمارا کام بھی ہو جائے گا۔“

وہ بولی۔ ”بکو اس مت کرو۔ میں اس کو ایک رات کے لیے نہیں ساری جہنگانی کے لیے اپنا بتانے آئی ہوں۔ یہ میرے من مندر کا دیوتا ہے میرے دیوتا کو چین لینا جا ہو گے تو ڈرگا دیوی تم تینوں کی بھکتی کو سونپنا نہیں کرے گی۔ تمہارے کالے جاودہ سمیت جہیں مار ڈالے گی۔“

ہلرام نے کہا۔ ”تم ہماری بات بھی نہیں مانو گی۔ ہم ابھی گرد مہاراج سے پھیلے کراتے ہیں۔“

انہوں نے خیال غوانی کے ذریعے گرد مہاراج کو مخاطب کیا۔ ”تا سترک مہاراج کی بے ہو۔ تمہاری بیٹی تمہاری جیوتی ہمارے لیے مشکل پیدا کر رہی ہے۔ ہم ماں ڈرگا کے چروں میں بہت بڑی بیٹھ چہ مانا چاہتے ہیں اور یہ رکاوٹ پیدا کر رہی ہے۔“

گرد مہاراج نے کہا۔ ”کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں کہ ماں بھوانی کب پرسن ہوتی ہے اور کب کرودھ میں آتی ہے؟ میں جانتا ہوں فرہاد کی جگہ کسی دوسرے کی جگہ دو گے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ماں بھوانی تو صرف ملی جاتی ہے۔ اس لیے فرہاد کو جیوتی کے حوالے کر دو۔ اس کی جگہ کسی دوسرے کو پڑ کر لے جاؤ۔“

بھنڈاری نے کہا۔ ”مہاراج! ہم اسے جتنا چھوڑ دیں گے تو یہ ہمارے لیے نا اہنجی کے لیے اور ہمارے بھارت دیں گے لیے مصیبت بن جائے گا۔ ہم بھارت کے کلوے جوڑنا چاہتے ہیں اور یہ جوڑنے نہیں دے گا۔“

”اسی بات کو دوسرے پہلو سے سوچو۔ اگر اسے زندہ رہنے دو گے تو یہ تمہارا دشمن نہیں دوست بن کر رہے گا۔ ہم تم سب ہی ماں ڈرگا کے پجاری ہیں۔ ہم سب کو پوجا پاٹ اور تپا پودھیان رکھنا چاہیے۔ بھارت کے کلوے جوڑنا یا نہ جوڑنا یہ سب سیاسی باتیں ہیں۔ ہم کو سیاست میں نہیں پڑنا چاہیے۔“

جے نے کہا۔ ”ہم صرف اپنے دھرم تک نہیں رہنا چاہتے۔ دنیا کے دھندوں میں رہ کر بھی کالے جاود اور شلی پتھی سے ہمارے سنار کو جیت لینا چاہتے ہیں۔“

ہلرام نے کہا۔ ”تم دنیا والوں سے دور کہیں ہمالیہ کی ترائی میں تپا کرتے رہو۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے۔“

گرد مہاراج نے کہا۔ ”تم جو چاہو کرو۔ میں آخری

بات سمجھا دیتا ہوں۔ میری بیٹی کی منو کا منو پوری کرو۔ فرہاد کو اس کے ساتھ جانے دو۔ اگر تمہیں جانے دو گے اور جھل کپٹ سے کام لو گے تو بعد میں بہت پچھتاؤ گے۔ اب یہاں سے جاؤ۔ بے بھوانی کی۔“

وہ تینوں دماغی طور پر ایئر پورٹ کی ویزر لابی میں حاضر ہو گئے۔ راجنیکشی کے اعلیٰ افسران پریشان تھے۔ وہ تینوں تھوڑی دیر کے لیے غیر حاضر ہو گئے تھے پھر انہیں اپنے اندر تینوں کی آواز سنائی دی۔ وہ گرد مہاراج سے ہونے والی باتیں انہیں بتاتے گئے۔

ڈائریکٹر نے کہا۔ ”وہ تا سترک مہاراج ہیں۔ تم سب سے زیادہ ہتھی مان ہیں۔ انہوں نے فرہاد کے حق میں فیصلہ سنا دیا ہے۔ کیا ان کے فیصلے سے انکار کرو گے؟“

”ہم مشکل میں پڑ گئے ہیں۔ وہ ہماری سوچ سے بھی زیادہ ہتھی رکھنے والے تا سترک مہاراج ہیں۔ ہم ان کو کھانا دلانا نہیں چاہتے اور ہم باؤ کو چھوڑنا بھی نہیں چاہتے۔ یہ چندہ رہے گا تو ہم کو بچنے نہیں دے گا۔“

دیپک راٹھور نے پوچھا۔ ”کیا وہ مہاراج تمہارے دماغوں میں آکر چور خیالات پڑھتے ہیں؟“

”وہ آتے ہیں۔ ہم ان کی سوچ کی لہروں کو محسوس کر لیتے ہیں۔ وہ باتیں کرتے ہیں مگر ہماری ذہنی سمجھی سمجھیں نہیں پڑھتے۔ نہ ہی ہم پڑھنے دیتے ہیں۔“

”پھر تو تم چال بازی سے جیوتی کو راستے سے ہٹا سکتے ہو۔ فرہاد کو کلکتہ لے جا سکتے ہو۔“

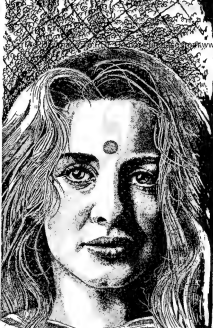
”جیوتی بعد میں مہاراج کو ہماری چال بازی بتا دے گی۔“

”جب ہانس نہیں رہے گا تو ہانس کیسے بچے گی؟ وہ بولنے کے قابل نہیں رہے گی۔ مہاراج کو خبر نہیں ہو گی کہ یہاں کیا ہو چکا ہے۔ جو بھی ہوگا وہ حادثاتی طور پر ہوگا تو تم تینوں پر شبہ نہیں کیا جائے گا۔ ہم کل کو حادثہ بنانا خوب جانتے ہیں۔“

جے ہلرام اور بھنڈاری نے کہا۔ ”ایسا ہو جائے اور ہم پر الحام نہ آئے تو ہم انہیں مان لیں گے۔ ابھی تم نے بہت بڑا دھوکا دیا تھا۔ ہم تمہاری اس بھول اور مکاری کو بھول جائیں گے۔ ہماری دوستی پھر سے بنی ہو جائے گی۔“

ان کے درمیان معاملات طے ہو گئے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کرنے والے ہیں۔ چالو یا نہ چالو... جو شامت آنے والی ہے وہ آتی ضرور ہے اور شاید میرے ساتھ جیوتی جہاں کی بھی شامت آئی ہوگی۔

ٹیبل پیٹھی کے فسوں کل فرہاد علی تیمور کی اس مقبول عام سرگزشت کے مزید واقعات آئندہ شمارے میں پڑھیے



فرہاد علی ہمدانی

www.A-PDF.com to remove the watermark

ہندو مت کے بانی اور مشنریز اور مشنریز کے اس بے باک بادشاہ کی سحر انگیز
کیرانی جس کی اپنی معجزاتی قوتیں ہیں کہیں شکست کا لائق نہیں
ہو سکتا وہ جب اور جس کی لہجہ میں جانا پہچانا لہجہ اور میں اس کا
میراثہ دیکھ کر پہچانی تھا تو مشنریز پر حیرت وہ علم پرور ریا جس
قادر ہیں کسی دوسری شکل میں بہت شوق میں پڑ رہے ہیں وہ اپنی اور
مسلک و قوم کی خدمتوں کی خواہش کی نرم و نازک پہچان میں
شاکر و خوں میں نیلا نیلا ایک ایک علی غصہ کی لڑائی اور یہ
مسلک نامزدان عورت جس میں وہ لہجہ کی جادو و مشنریز کی سلسلہ
میں پورے ہیں

ہندو مت کے بانی اور مشنریز اور مشنریز کے اس بے باک بادشاہ کی سحر انگیز

گورنر اور پادشاہ اور مشنریز اور مشنریز کے اس بے باک بادشاہ کی سحر انگیز
کیرانی جس کی اپنی معجزاتی قوتیں ہیں کہیں شکست کا لائق نہیں
ہو سکتا وہ جب اور جس کی لہجہ میں جانا پہچانا لہجہ اور میں اس کا
میراثہ دیکھ کر پہچانی تھا تو مشنریز پر حیرت وہ علم پرور ریا جس
قادر ہیں کسی دوسری شکل میں بہت شوق میں پڑ رہے ہیں وہ اپنی اور
مسلک و قوم کی خدمتوں کی خواہش کی نرم و نازک پہچان میں
شاکر و خوں میں نیلا نیلا ایک ایک علی غصہ کی لڑائی اور یہ
مسلک نامزدان عورت جس میں وہ لہجہ کی جادو و مشنریز کی سلسلہ
میں پورے ہیں

نیہا نے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔ ”تم نے کہا تھا‘
فرہاد کو آرام کرنا ہے۔ اسے ڈسٹرب نہ کروں۔ مجھے صبح کر کے
خود کیوں یہاں بیٹھا ہوا ہوں؟“

وہ اسے ڈپٹ کر بولی۔ ”میری اماں نہ ہو۔“

”تم اماں والے کام کرو تو مجھے کیوں اماں بننا پڑے؟“

”اماں والے کام ہی تو کر رہی ہوں۔ تمہارے لیے
ایک نیا عمارت گھر لے کر آئی ہوں۔ جو ان چہان بیٹی کا ساتھ
ہے۔ اس گھر کے لیے ایک مرد کی ضرورت تھی۔“

”ایک مرد کی ضرورت جہاں کی صورت میں بھی پوری
ہو سکتی ہے۔“

جیونی نے پاؤں پیچ کر کہا۔ ”میں پچھلے پندرہ برسوں
سے اس کے نام کی مالا جیتی رہی ہوں۔ یہ میرے من مندر
میں دیوتا سا مان سجا رہتا ہے۔ میں نے دن رات اس کی پوجا
کی ہے۔ اتنی نیپا کے اور اتنا حصار کے بعد یہ مجھے مل رہا
ہے۔ میں اسے کھوئے نہیں دوں گی۔“

میں سر قہقہے چپ چاپ بیٹھا ہوا تھا۔ نیہا نے کہا۔
”میں بھی جب سے جوان ہوئی ہوں‘ صرف اسی کے سینے
دیکھتی رہی ہوں۔ میرے من کے درپن میں سوائے اس کے
اور کوئی نہیں ہے۔ اگر تم یہ دعویٰ کرتی ہو کہ تمہاری محبت پندرہ
برس پرانی ہے تو اس کا کبھی حساب دو کہ پندرہ برس پہلے
تمہارے من مندر میں کون سا دیوتا سجا رہتا تھا‘ جس کی پوجا
کرتی رہی ہو اور مالا جیتی رہی ہو؟“

اس نے بیٹی کو گھور کر دیکھا۔ وہ بولی۔ ”ارے تم نے
ایک کو نہیں‘ تین تین مردوں کو اپنا دیوتا بنا رکھا تھا اور اب فرہاد
پر ڈورے ڈال رہی ہو۔ جبکہ میں کوری کنواری ہوں۔ میرے
جیون میں اب تک کوئی مرد نہیں آیا ہے۔ ایک یہ فرہاد ہی ہے۔
کیا بیٹی کی پہلی اور آخری محبت سمجھ کر اسے چھوڑ نہیں سکتیں؟“

وہ غصے سے بولی۔ ”منہ سنہال کے بات کرو۔ بے
لہرام بھڑاری تمہارے پتا ہیں اور یہ بات تم جانتی ہو کہ وہ تین
الگ الگ نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی آتما کے تین روپ ہیں۔“
”وہ ایک ہوں یا تین... مگر عورت کے جیون میں بس
ایک ہی مرد اس کے من مندر کا دیوتا بننے آتا ہے۔“

وہ تیز لہجے میں بولی۔ ”تم بھراہ کے سامنے میرے کو
گرانا چاہتی ہو۔ میرے کو سینئر پنڈ جتا کر اپنی اہمیت جتان
چاہتی ہو۔“

”تم میری ماں ہو۔ میں تو کبھی سینے میں بھی ایسا نہیں
سوچ سکتی۔ میں تو صرف تمہیں سمجھا رہی ہوں۔“
”میرے کو سمجھانے کے بجائے اپنے آپ کو سمجھاؤ۔“

ماں سے ہٹ دھرمی نہ کرو۔“

نیہا نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”میرا بیاز
میری ضد فرہاد ہے۔“

جیونی جرابا کچھ کہنا چاہتی تھی۔ میں ایک جھپکے سے اٹھ
کر کھڑا ہو گیا۔ اُن کی تکرار سے تنگ آ چکا تھا۔ میں نے تیز
لہجے میں کہا۔ ”تمہیں تمہارے بھگوان کا واسطہ... چپ ہو
جاؤ۔ یہ کیسی چاہت ہے؟ کیسی محبت ہے؟ تم ایک بیٹی کی ماں
ہو۔ میری بھی جوان اولادیں ہیں، اولادوں کی بھی اولادیں ہو
چکی ہیں۔ میں دادا اور نانا بن چکا ہوں۔ ہم عمر کے جس دور
سے گزر رہے ہیں، جن رشتوں کے ساتھ زندگی گزار رہے
ہیں۔ کیا ان رشتوں کا تقدس ان کا احترام ہمیں اجازت دیتا
ہے کہ ہم جوانوں جیسی جذباتی محبت کریں؟“

وہ بولی۔ ”لیکن محبت تو کی نہیں جاتی۔ ہو جاتی ہے۔“
”بے شک۔ میں اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہوں لیکن اس
بات کو ذرا اس طرح سمجھو کہ جب کسی کو شوگر کی بیماری ہوتی
ہے تو وہ چینی سے پرہیز کرنے لگتا ہے۔ جبکہ اس کا دل چاہتا
ہے کہ وہ چٹھی چڑھی کھاتا رہے۔“

وہ جلدی سے بولی۔ ”میرے کو شوگر نہیں ہے۔“
میں نے کہا۔ ”ہم دونوں کو شوگر نہیں ہے لیکن ہمیں
ایک داغی بیماری لگ چکی ہے۔ اور اس بیماری کا نام بڑھاپا
ہے اور بڑھاپا مستقل پرہیز ہے۔ دل جوان ہو تو اس عمر میں
بھی بہت کچھ کرنے کوئی کرتا ہے لیکن ہماری تہذیب اور عمر کا
بھرم ہمیں روکتا ہے۔ جب ہم پرہیز کرتے ہیں۔ اپنی نفسانی
خواہشات کو پرے دھکیل کر اپنی عمر کے حساب سے زندگی
گزارتے ہیں۔ ورنہ تمنا مان جاتے ہیں۔“

نیہا نے ماں کو دیکھا پھر کہا۔ ”شاید میری باتیں تمہاری
سمجھ میں نہ آتی ہوں لیکن اب فرہاد سمجھا رہے ہیں تو میرا خیال
ہے سمجھ رہی ہوگی۔“

میں نے نیہا سے کہا۔ ”میں صرف تمہاری ماں کو نہیں
تمہیں بھی سمجھا رہا ہوں۔ اپنے جذبات کو اور اپنی محبت کو کسی
جوان محبوب کے لیے سنہال کر رکھو۔“

وہ بولی۔ ”ماں سے پوچھ لو! میں نے اپنے آپ کو
صرف تمہارے لیے سنہال کے رکھا ہے۔ میں تمہیں اپنی
زندگی میں لاؤں گی۔ ورنہ کسی کی زندگی میں نہیں جاؤں گی۔“
”تم بھی اپنی ماں کی طرح ضد کر رہی ہو۔“

”تم اسے کچھ بھی سمجھو لیکن میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ
تم سے محبت کر رہی ہوں اور آخری سانس تک کرتی رہوں گی۔“
میں نے کہا۔ ”میری سانسیں تو کل پوری ہونے والی ہیں۔“

[illegible][illegible]

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴۴۱

۴۴۲

۴۴۳

۴۴۴

۴۴۵

۴۴۶

۴۴۷

۴۴۸

۴۴۹

۴۵۰

۴۵۱

۴۵۲

۴۵۳

۴۵۴

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

۴۵۸

۴۵۹

۴۶۰

۴۶۱

۴۶۲

۴۶۳

۴۶۴

۴۶۵

۴۶۶

۴۶۷

۴۶۸

۴۶۹

۴۷۰

۴۷۱

۴۷۲

۴۷۳

۴۷۴

۴۷۵

۴۷۶

۴۷۷

۴۷۸

۴۷۹

۴۸۰

۴۸۱

۴

[illegible]

نے آگے جا کر دیکھا تو دوسرا بھی پیش پڑا ہے۔“

ہلرام نے فوراً ہی خیال خوانی کی چھٹل لگا لی۔ ایک کے بعد دوسرے، تیسرے پہریدار کے اندر پہنچ کر دیکھا وہ سب کے سب آنکھیں بند کئے غافل پڑے تھے پھر اس نے ماجورا کے اندر پہنچنا چاہا تو سوچ کی لہریں کہیں سے ٹکرا کر واپس آن گئیں۔ وہ حیران ہو رہا تھا کہ موتا اور ماجورا اچانک کیسے فرار ہو گئے؟ ماجورا کا دماغ کیوں نہیں مل رہا ہے؟

اس نے موتا کے اندر پہنچنا چاہا وہاں مقدس آیتیں گونج رہی تھیں۔ کالا جادو کرنے والے کی ٹاپاک سوچ کی لہریں وہاں تک پہنچ نہیں پاری تھیں۔ دماغ میں پہنچنے سے پہلے ہی واپس جا رہی تھیں۔

اس نے بچے اور بھنڈاری کو ان کے فرار ہونے کی اطلاع دی۔ وہ بھی ٹیلی مینٹی کے ذریعے ان کا سراغ لگانے کی ناکام کوششیں کرنے لگے پھر حیران ہو کر ایک دوسرے سے بولنے لگے۔ ”کیا ماجورا نے ٹیلی مینٹی کے ذریعے پہریداروں کو پیش کیا ہے؟“

ہلرام نے کہا۔ ”سارے پہریدار پیکا کے ماہر ہیں۔ ماجورا ان کے اندر کیسے پہنچا ہوگا؟“

بھنڈاری نے کہا۔ ”کوئی تو کڑبڑ ہوئی ہے۔ جروور کوئی ان کی مدد کے لیے چھپ کر آیا ہوگا۔“

ہلرام نے کہا۔ ”ایشورارا اپنے وہچادار کی جھجکی کی بجیک مانگتے آیا تھا۔ میں نے بجیک نہیں دی۔ وہ اپنے ماتحت کے سگ اس سارے والی کو بھی لے لڑا ہے۔“

انہوں نے کیونیک پیٹنگ مشین کے ذریعے ایشورارا سے کہا۔ ”ابھی کے ابھی پہچاری کے اندر آ کر ہم سے باتیں کرو۔“ اس نے فوراً ہی پہچاری کو اپنا آلہ کار بنا کر ہلرام سے پوچھا۔ ”کیا بات ہے؟“

اس نے کہا۔ ”تم مکاری دکھا رہے ہو۔ مجال اور ماجورا کو ہم سے چھین کر لے گئے ہو۔“

وہ حیرانی سے بولا۔ ”یہ کیا کہہ رہے ہو؟ تم سے باتیں کرنے کے بعد میں نے ماجورا سے اب تک مدد نہیں کیا ہے۔“ وہ اپنی بہنا کے ساتھ بھاگ گیا ہے۔ وہ ایک اکیلا ٹیلی مینٹی جانتے والا ہمارے چھ یوگا جانتے والوں کو پیش کر کے نہیں جاسکتا تھا۔ تم نے اور تمہارے دوسرے ٹیلی مینٹی جانتے والوں نے جروور اس کی مدد کی ہے۔“

”مجھے غلط نہ سمجھو۔ میں تم تینوں سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ ایک وفادار کی خاطر تم سے دشمنی مول لینے کی حماقت نہیں کروں گا۔“

”ہم تمہاری بات کا وشواس نہیں کریں گے۔ دو بار بن کر رہتا چاہتے ہو تو ان دونوں کو ہمارے پاس واپس لاؤ۔“ میں ابھی معلوم کرنا ہوں ماجورا کہاں ہے؟ ابھی پکڑ کر لے آؤں گا۔“

”ہم اسے پکڑنے گئے تھے۔ پر اس کا دماغ نہیں مل رہا ہے۔“

”سوچ کی لہروں کو دماغ نہ ملنے کا مطلب تو یہ ہوا وہ مر چکا ہے۔“

”اس کی بہنا کا بھی دماغ نہیں مل رہا ہے۔ کیا دونوں یہاں سے بھاگ کر باہر جاتے ہی مر گئے؟ ایسا ہو سکتا ہے؟“

”ہو سکتا ہے وہ کسی حادثے کا شکار ہو گئے ہوں۔“

”پر وہ بھاگے کیسے؟ ہمارے چھ پہریداروں کو یہاں کیسے کیا؟“

ایشورارا نے کہا۔ ”میں کیا بتاؤں؟ تمہارے ہنگامہ واسطہ دیتا ہوں مجھ پر ہر شے نہ کرو۔ میں خواہ مخواہ بیٹھے بٹھائے سے دشمنی مول لینے کی غلطی نہیں کروں گا۔“

”ہم کچھ نہیں جانتے۔ ہم نے درگا ماں کو جنم دیا آج ایک جوان لڑکی کو بیجٹ چڑھائیں گے۔ وہ لڑکی ہمارے کی جگہ کسی دوسری لڑکی کو رات ہونے سے پہلے یہاں پہنچا دو۔“

اس نے کہا۔ ”اگر وہ دونوں واقعی مر چکے ہیں تو کسی دوسری لڑکی کو کڑپ کر کے یہاں پہنچا دوں گا لیکن ہمیں ایک بات کا جواب دو۔ وہ دوسری بھی وہاں سے لہر ہو جائے گی تو کیا پھر مجھے الزام دو گے؟ کیا یہ نہیں مانو گے کہ تمہارے حفاظتی انتظامات کمزور ہیں؟“

”اب ہم وہ شیاد ہیں گے ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ ایشورارا نے وہاں سے آ کر ماجورا اور مجال کے انور پہنچنا چاہا مگر ناکام رہا۔ اتنی دیر میں آمنے نہ روحانی کے ذریعے ماجورا کی شخصیت بدل دی تھی اور انوشے موتا کی یادداشت واپس لے آئی تھی۔ وہ خود کو ایک بنگالی لڑکی کی حیثیت سے پہچان رہی تھی۔ انوشے نے اس کے دماغ کو اس طرح لاک کیا تھا کہ پرانی سوچ کی لہریں اسے چھو بھی سکتی تھیں۔ واپس جا کر کہی تاثر قائم کر تیں کہ وہ مر چکی ہے۔

سوئیٹ نے اسے سو بھاش مگر کی اسٹریٹ میں پہنچا کہا۔ ”تمہیں یہیں سے اغوا کیا گیا تھا۔ میں تمہیں واپس آئی ہوں۔ اب اپنے گھر جاؤ۔“ وہ حیرانی سے بولی۔ ”میں اب تک کہاں تھی؟“

[illegible][illegible][illegible][illegible]

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ٹھیں :-

☆ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور ریزیوم ایبل لنک
☆ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر یو
☆ ہر پوسٹ کے ساتھ
☆ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے
☆ ساتھ تبدیلی

☆ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریٹخ
☆ ہر کتاب کا الگ سیشن
☆ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
☆ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

☆ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
☆ ہر ای بک آن لائن پڑھنے

☆ کی سہولت
☆ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف
☆ سائزوں میں اپلوڈنگ

☆ سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
☆ عمران سیریز از مظہر کلیم اور
☆ ابن صفی کی مکمل ریٹخ

☆ ایڈ فری لنکس، لنکس کو میسجے کمانے
☆ کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب
ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library for Pakistan



Like us on
Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

ہے اور بلرام غائب ہو گئے ہیں۔ غائب ہونے کی وجہ یہی کچھ میں آتی ہے کہ وہ فرہاد سے منہ چھپا رہے ہیں۔“ ایبورا درانے کہا۔ ”دیکھا جائے تو ابھی فرہاد کا پلڑا بھاری لگ رہا ہے۔ اگر ہم بھنڈاری کے آگے نہیں بھٹکیں گے تو دونوں کے بعد ہماری خفیہ پناہ گاہ میں پہنچ جائے گا۔ ہمیں اپنا معمول اور تابعدار بنالے گا۔“

”وہ فرہاد کو تابعدار بنا کر اس کی گردن اڑانے والا تھا۔ اپنی درگا مال کو خوش کرنے کے لیے ہمارے ساتھ بھی لے کر گئے۔“

”بابا صاحب کے ادارے والے صرف اس کی مدد کرتے ہیں اس کی حفاظت کرتے ہیں جو ان کا دین قبول کرتا ہے اور ہم کسی دین حرم کو نہیں مانتے۔“

”اگر ہم بھنڈاری سے بچنے کے لیے اوپری دل سے مسلمان بننا چاہیں گے تو روحانی یعنی مٹی سے جاننے والوں سے ہمارا جھوٹ اور فریب نہیں چھپے گا۔“

”ہمارا سب سے اہم مسئلہ یہی ہے۔ ہمیں تمام دشمنوں سے چھپ کر رہنا ہے۔ بھنڈاری ہمیں روپوش اور پراسرار بن کر رہنے نہیں دے گا اور ہم بھی اس کے تابعدار بننا نہیں چاہیں گے۔“

وہ دونوں فکر مند تھے۔ موجودہ حالات میں ان کا ایک ہی فیصلہ تھا کہ وہ عارضی طور پر ارضی دنیا کو چھوڑ کر سیارے میں چلے جائیں۔ وہاں سے اپنے تمام مخالفین کو ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے دیکھتے رہیں۔ پھر ان میں سے جو سب پر حاوی ہوگا اس کے حامی اور اتحادی بننے کے لیے واپس آجائیں۔

ان دونوں بھائیوں نے پچھلی رات مندر میں آنے سے پہلے یہ فیصلہ کیا تھا پھر لندن کی رہائش گاہ چھوڑ کر ایک فلائٹ سے جنوبی افریقا پہنچ گئے تھے۔ وہاں سے اپنے غیر معمولی جوتے پہن کر اس ویران ریگستانی علاقے میں آئے تھے جہاں خلائی جہاز کو چسپا کر رکھا گیا تھا۔

وہاں انہیں اطمینان حاصل ہوا تھا کہ بھنڈاری اپنے پراسرار علوم کے ذریعے ان کا موجودہ مکان کا معلوم نہیں کر سکے گا۔ اس سے پہلے ہی وہ اپنے سیارے کی سمت پرواز کر چکے تھے۔ وہ پچھلی رات سے اسی ویرانے میں تھے۔

وہیں میں جیمز ہارڈی اور لہٹ گائی اپنے اکابرین سے کہہ چکے تھے کہ میں نے بلرام اور بھنڈاری پر بھاری پڑ رہا ہوں۔ وہ تینوں کہیں بھاگے ہوئے ہیں۔ مندر میں آنے والے مہمانوں سے کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے شکست نہیں کھائی ہے۔ صبح تک واپس آنے والے ہیں۔

جیمز ہارڈی نے اکابرین سے کہہ دیا۔ ”وہ تینوں واپس آئیں یا نہ آئیں ہم ان کی برتری تسلیم نہیں کریں گے۔ فرہاد صاحب ہمارے آئیڈیل ہیں۔ ہم ان کے خلاف کسی حکم کی تعمیل نہیں کریں گے۔“

مٹی سے جاننے والے مانگیل اور گائی ڈی البرٹ نے یوگا جاننے والے آری اشران سے کہا۔ ”فرہاد پھر فرہاد ہے۔ وہ بے بلرام اور بھنڈاری کے مضبوط جھنڈیوں کو توڑ کر اٹھ گیا ہے۔ تینوں کے لیے عذاب جان بن گیا ہے۔“

گائی ڈی البرٹ نے کہا۔ ”چاہے کتنا ہی کھانسی کیسا ہو لے والا ہے؟ ہم ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ ویسے ہمیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ فرہاد دشمنوں کے ہاتھوں مرنے کے لیے بھاگ نہیں ہوا ہے۔ آئندہ وہ ان تینوں کو دوڑا دوڑا کر مارے گا۔“

مانگیل نے اپنے حکمران سے کہا۔ ”آپ حضرات فیصلہ کریں کیا ان پر اسرار علوم جاننے والوں سے اتحاد کریں گے؟“ ایک اعلیٰ افسر نے کہا۔ ”ان تینوں نے ہماری یوگا کی صلاحیتوں کو ناکارہ کر دیا ہے۔ ہم سب کے دماغوں میں قفس آئے ہیں۔ ہم ان کے خلاف کوئی فیصلہ کریں گے تو ہمارے چور خیالات پڑھ لیں گے۔“

دوسرے اعلیٰ افسر نے کہا۔ ”اگر بابا صاحب کے ادارے والے ہمیں محفوظ دیں گے تو ہم ان پر اسرار علوم جاننے والوں سے پیچھا چھڑا لیں گے۔“

مانگیل نے کہا۔ ”تو پھر بابا صاحب کے ادارے والوں سے رابطہ کر کے ان سے سمجھوتا کریں۔ دوستی اور اتحاد قائم کریں اور اپنے دماغوں میں زبردستی قفس آنے والوں سے نجات حاصل کریں۔“

میرے مخالفین یہ اچھی طرح سمجھ رہے تھے کہ جے بلرام اور بھنڈاری سے دوستی اور اتحاد قائم کر کے ان کے نظام بن جائیں گے۔ انہیں اپنے اندر آنے سے روک نہیں پائیں گے۔ صرف راجنیشی والے ان تینوں سے راضی تھے۔ وہ میرے جانی دشمن تھے۔ پاکستان کو سیاسی ہتھکنڈوں سے کمزور بن کر ختم کرنے کے لیے ان تینوں کے پراسرار علوم سے کما حقہ نواقندہ اٹھانا چاہتے تھے۔

دبیک راتھور فون کے ذریعے را کے دیگر افسران کو رپورٹ پہنچا رہا تھا۔ انہیں یہ دل توڑنے والی خبر سنا چکا تھا کہ جے بلرام اور بھنڈاری میری مٹی چڑھانے کے سلسلے میں ناکام رہے ہیں اور اب مجھ سے چھپتے پھر رہے ہیں۔ تاہم ہمارے دعویٰ کر رہے ہیں کہ کتنا ہی بڑی بازی جیت لیں گے۔ ان سب کو صبح ہونے کا بے چینی سے انتظار تھا۔ آری

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible]

11

”تم نے اسے سب سے پہلے دیکھا تھا۔“
”تم نے اسے سب سے پہلے دیکھا تھا۔“
”تم نے اسے سب سے پہلے دیکھا تھا۔“

یہاں پر ایک اور بات بھلائی کے بارے میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اگرچہ اس کی افادیت کی آواز کافی بلند ہے، مگر اس کے بارے میں اس قدر غور و فکر نہیں کیا جاتا جتنا اس کے لئے ضروری ہے۔ اس کے بارے میں اس قدر غور و فکر نہیں کیا جاتا جتنا اس کے لئے ضروری ہے۔ اس کے بارے میں اس قدر غور و فکر نہیں کیا جاتا جتنا اس کے لئے ضروری ہے۔

میں نے کہا کہ تم لوگوں کو ان کی زندگیوں میں جو باتیں ہیں، انہیں ان کے لئے لکھ کر دے دو۔

[illegible]

”معموری تو اس کا قہار ہے کہ جسے اپنی اس قدرائی سبک دے گا اس سے
بے وفائی کہہ سکتے ہو اور یہ سبک دہائی تمہیں اس کا کوئی پیمانہ ملے گا۔“
”سچائی ہے کہ اس کا اثر ہوں سے اس کا کوئی مخرج ہے جسے وہ نہیں
دیکھ سکتے تو اس کا کوئی اثر نہ ہو گا۔“

[illegible]

میں نے جھڑپ کے دوران میں اذیت بھگائی۔ یہاں تک کہ
میرا دل سے صدمہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ میں نے
کہا: "تم میری دل کا ٹکڑا کر کے اس کو کھاؤ۔"
اور اس کے بعد میں اس کے دل کی آواز کو سنے
پسوں میں سے اس کے دل کی آواز کو سنے۔

میں نے اس وقت تک اس کے ساتھ رہا کہ جب تک کہ اس نے میری زندگی میں رہا۔

[illegible][illegible]

اس نے ہائی سمیت سے بھری گدوں میں پاکیں
 دیکھیں پھر میرے ایک گالی کو جھڑکا کہ: "وہاں جھڑکا کو
 اس گدوں کی کیا حاجت ہے؟ گلی کا کارے آگے؟"
 میں نے وہاں کہا: "اگر ملاح نے ہاتھ سے دلی دلی
 ضرور آگے لگا۔"

۱۰۔ میرے دوستوں کے گھر پر چلے گئے۔
۱۱۔ میرے دوستوں کے گھر پر چلے گئے۔
۱۲۔ میرے دوستوں کے گھر پر چلے گئے۔

جس طرح ہر انسان کو اپنے لیے سب سے اچھے کام کی تلاش کرنی چاہیے۔

انہی کی صحبت سے مجھ کی نگاہ عالمی افقوں کو سمیٹ کر
 ہاتھ پٹا کھول کر انہی سے طرح طرح کے جانے ماننے سے
 روشنی ملنے لگی۔ انہی کی صحبت سے مجھ کو کچھ مہرے کھلا
 ہوئے سامنے آئے۔ انہی کی نگاہ میں نے ہادی کو نظر کرنے کی
 اجازت حاصل کی۔ انہی کے واسطے ہی شوقی کر کے کتاب
 لکھیں چاہتا تھا۔

[illegible][illegible]

میں نے اس خبر کو سنا تو مجھے ہلکا کر کے لایا تھا۔ وہاں
 میں پہنچا تو وہاں کے لوگوں نے مجھے بتایا کہ وہاں
 اس شخص کو قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ سنا تو مجھے
 بہت دکھ ہوا۔ میں نے اس شخص کے لئے دعا کی
 کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اجر عظیم دے۔

[illegible]

”میں نے ان کو کچھ لکھ کر دیا اور ان کو بھیج دیا۔
 ”میں نے ان کو کچھ لکھ کر دیا اور ان کو بھیج دیا۔
 ”میں نے ان کو کچھ لکھ کر دیا اور ان کو بھیج دیا۔“

”میں نے اس کو کھانسی کے لئے دیا۔“

[illegible][illegible]

”میں نے بھی اپنی جانیں گدائی کر دی ہیں۔ ہمارے پاس آکر
ہزار ہزار سے لاکھ لاکھوں شہریوں کی جانیں بچا کر
دیتے آئے ہیں۔“

میں نے فوری سے کہہ دیا کہ میں اس کی کاپی سے
سابقہ دور میں بھی کئی بار کئی بار سنا ہوں کہ اس کی سہ سے
کئی چوٹی کی گئی۔ کئی دہائیوں پہلے سے اس کی چھٹی
تھی۔ جسے کہہ سکتے تھے کہ ”میں نے ہزار ہزاروں جانیں بچا دی ہیں۔“

[illegible][illegible]

ماچس کی ایک تلی بھی نہیں تھی۔ چاروں طرف تاریکی ہی تاریکی تھی۔

اندھیرا کیا ہوتا ہے؟

روشنی کی موت ہوتا ہے۔ روشنی کے بغیر زندگی نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو نظر نہیں آتی۔ وہ سب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے اور دماغ بڑھتے ہوئے ٹھوکر چیں کھا رہے تھے۔

نیہانے درست کہا تھا گہری تاریکی میں اس کے نانا کا جاو بے اثر ہو گیا تھا۔ وہ اپنے آلہ کاروں کو بھٹک بھٹکا نہیں پارا تھا۔ کہاں ہے فرہاد.....؟

اس کے تینوں داماد بھی متر پڑتے ہوئے مجھے تاریکی میں دیکھ لینے کی ناکام کوششیں کر رہے تھے۔ وہ سب خود کو تسلیاں دے رہے تھے۔ آخر وہ کب تک چھپے گا؟ سن کی روشنی میں تو ضرور دکھائی دے گا۔ آخر اماؤس کی تاریکی چھٹ گئی۔ صبح کا اجالا پھیل گیا۔ بے شمار آلہ کار دور دور تک دوڑ لگا رہے تھے..... کہاں ہے فرہاد.....؟

پراسرار علوم کے ذریعے میرا سراغ نہیں مل رہا تھا۔ سب حیران تھے۔ خیال خوانی کی لہروں کو میرا دماغ نہیں مل رہا تھا۔

سب کے ذہنوں میں ایک ہی سوال چچ رہا تھا۔ وہ کہاں گم ہو گیا ہے؟

☆☆☆

دن رات گزرتے جا رہے تھے۔ پہلے سونیا گئی پھر فرہاد گیا۔ گھر کہاں گیا؟

کیا تاریکی انسان کو نگل لیتی ہے؟

ہاں۔ قبر کی تاریکی نگل جاتی ہے۔

لیکن وہ قبر میں نہیں اماؤس کے اندھیرے میں گیا تھا۔

اس طویل داستان کا راوی فرہاد ہے اور مصنف محی الدین نواب..... یہ سلسلہ کچھ اس طرح جاری رہا کہ فرہاد مل تیور یوں رہا اور مصنف لکھتا رہا۔ اچانک یہ سلسلہ ٹوٹ گیا ہے۔ مصنف کے دماغ میں فرہاد کی سوچی کی لہریں نہیں ابھر رہی ہیں۔ ایسا پہلی بار ہو رہا ہے۔

ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

فرہاد کی طرف سے کب تک موت کی ہی خاموشی رہے گی؟

تلی بستی کے شہنشاہی آواز تک ابھرے لی۔

کالے جاو کا سلسلہ ختم ہونے والا نہیں تھا۔ اس کے آلہ کار مجھے دوڑا دوڑا کر ہلاک پا ڈی کر لے والے تھے۔ وہ اپنی نواسی کی خاطر مجھے ڈی کر کے اپنے قلعے میں رکھنا چاہتا تھا۔ ایسے وقت میں بالکل تھکا اور بے یار و مددگار تھا۔ تلی بستی کا اچھا کام آنے والا نہیں تھا۔ کوئی مددگار خیال خوانی کے ذریعے ہی میرے پاس آ سکتا تھا۔ وہ بھی میری طرح دشمنوں سے انجان رہتا اور ہم گرد و مہاراج تک فی الحال پہنچ نہ پاتے۔

ڈیش پورڈ پر رکھے ہوئے فون سے کالنگ ٹون سنائی دی۔ میں نے فون اٹینڈ کیا۔ نیہا کی آواز سنائی دی۔ وہ

پرویشن ہو کر کہہ رہی تھی۔ ”ابھی نانا مہاراج نے بتایا ہے وہ تمہیں چاروں طرف سے گھر رہے ہیں۔ جنہیں اپناج بنا کر میرے پاس قیدی بنا کر رکھیں گے۔ میں ایسا نہیں چاہتی۔ کسی اپناج قیدی کو نہیں اتھارے جیسے شیر دل جہاں مرد کو چاہتی ہوں۔“

”ابھی وہ میری بات نہیں سمجھیں گے۔ میں ان سے بچنے کا ایک راستہ بتا رہی ہوں۔ فوراً ایسی گہری تاریکی میں چلے جاؤ جہاں ایک ذرا سی روشنی ہو۔ وہاں نانا مہاراج کا جاو بے اثر ہو جائے گا۔“

میں نے فوراً کار اس راستے پر موڑ دی جو پھر سے باہر جا رہا تھا۔ فون پر اس کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ میں نے

کہا۔ ”تھیک یو نیہا! اگر میں تمہارے بتائے ہوئے طریقے پر چل کر محفوظ رہوں گا تو تم سے رابطہ کروں گا۔ ابھی فون بند کرو۔“

میں نے فون کو آف کر کے ڈیش پورڈ پر رکھا پھر کاری رفتار پر چلتا چلا گیا۔ بہت دور بھی پہنچے سے فائرنگ کی

آواز سنائی دیتی تھی پھر خاموشی چھا جاتی تھی۔ تقریباً دو گھنٹے بعد میں شہر کی روشنیوں سے دور ہوتا

چلا گیا۔ آگے آبادی نہیں تھی۔ گھپ اندھیرا تھا۔ صرف میری اور تعاقب کرنے والی گاڑی کی ہیڈ لائٹس روشن تھیں۔ میں نے اپنی کاری ہیڈ لائٹس بند کر دیں۔ آگے جا کر رفتار سست

کی۔ کار کو روکا پھر بائیں گلی پر ایک سست دوڑتا چلا گیا۔ اماؤس کی رات کا محل سے زیادہ کالی تھی۔ ہاتھ کو ہاتھ

بجھاتی نہیں دے رہا تھا۔ میں ٹھوکریں کھاتا اور سنبھلا ہوا سڑک سے دور جا رہا تھا۔ تعاقب کرنے والے میری کار کے پاس

آ کر رک گئے تھے۔ ان کی گاڑی کی روشنی مجھ تک نہیں پہنچ رہی تھی۔ انہیں مجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں سڑک کے دائیں

طرف گیا ہوں یا بائیں طرف؟ وہ دوسلوں میں تقسیم ہو کر مجھے تلاش کرنے کے لیے

گہری تاریکی میں آ گئے۔ ہم میں سے کسی کے پاس ڈرچ یا

ٹیلی بینٹھی کے فسوں کلر فرہاد علی تیمور کی اس مقبول عام سرگزشت کے مزید واقعات آئندہ شمارے میں پڑھیں



سپر کا اعلیٰ ڈاکٹر کے آپریشن کے بعد

فریاد علی حسینی



پشنگامیوں، رشکینوں اور دشمنوں کے اس بے باج بادشاہ کی سسر اندکی
 کہانی جس نے اپنی بیوی پر زندگی میں کبھی شکست کا لائق نہیں
 بنایا، وہ چپ اور جس کے انہی میں جاتا جوتا تھا اور میں اس کا
 ہنس، تیرن پانچواں تھا، دو تھکنوں پر مجھپا وہ طلسم پوٹا رہا جس
 قرار میں گئی، دو سو میں تھکن بھی جیت شوق میں پڑے ہیں، یہ آہ اور
 ملک و قوم کے دشمنوں کو خیال خوافی کے ترم و طراک پانچواں میں
 شاگ و خوں میں خیال تھکن والی فریاد علی حسینی کی لکڑی اور یہ
 خیال داستان صورت جس میں وہ ایس کے سارے دشمنوں کے ساتھ
 خوں میں پیرس پانچ رہا۔

اساتذہ کا سب سے زیادہ جاننے والا اور لکھنے والا



[illegible]

عقروں کے کھلم کھلا کر دیکھیں اور دیکھیں کہ ان کے
کمرے میں کیا ہے؟ ان کے پاس کمرے کے
دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس
ایک کھانا کھانے کے لیے کھانا ہے۔
ان کے پاس کھانا کھانے کے لیے کھانا ہے۔

وہ یہاں پہنچے وہی کی دہلی میں آئی تھی۔ میرے
 ہاتھ میں ایک کھنڈے کے ٹکڑے میں لکھتے ہیں کہ

[illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

ہو کر اس کے حواس پر چھا گیا ہے۔

وہ تھوڑی دیر تک سوچتا رہا پھر اس نے دونوں ہاتھ ٹکٹوں پر رکھے۔ اس بار آنکھیں بند نہیں کیں۔ دور تک دیکھتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔ ”اوم۔ ضعیف۔۔۔“

اس کی آواز گونجنے لگی۔ ”ضعیف۔ وا۔ وا۔ وا۔۔۔“

وہ پھر ایک بار چونک گیا۔ عربی زبان کی دھیمی دھیمی سی گونج سنائی دے رہی تھی۔ کوئی کلام پاک کی آیت پڑھ رہا تھا۔ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے قریب آگنی ترشول رکھا ہوا تھا۔ وہ اسے ایک لمحے کی گرفت میں لے کر چٹان سے اتر گیا۔ تلاوت کی دھیمی دھیمی سی آواز مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ وہ ہاؤں پٹختا ہوا آواز کی سمت جانے لگا۔

وہ آواز غار کے ایک موڑ پر واضح طور پر سنائی دینے لگی۔ وہ کہیں قریب ہی تھا۔ اس نے تیزی سے چلتے ہوئے ترشول کو فضا میں بلند کرتے ہوئے نعرہ لگایا۔ ”الکھ زرنجن۔ الکھ زرنجن۔۔۔“

شیدائے فکر ہر ہر مہاراج کے ہاتھ میں بھی دیباہی ترشول ہوا کرتا تھا۔ وہ اس ہتھیار کے ذریعے دشمنوں کو خون میں نہلنا دیتے تھے۔ خاک میں ملا دیتے تھے۔

مقدس آیات گونج رہی تھیں۔ وہ الکھ زرنجن کہتا ہوا ایک موڑ پر آیا۔ وہاں سے غارتین حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔ تین راستے تین مختلف سمتوں میں گئے تھے۔ اس نے ایک ذرا رک کر آواز کی سمت معلوم کی پھر ادھر چل پڑا۔

غار کا وہ راستہ آگے جا کر وسیع وریض ہوتا گیا تھا۔ ایک اونچی چٹان سے وہ آہستہ سنائی دے رہی تھیں۔ اس نے سراٹھا کر دیکھا۔ بہت بلندی پر کسی کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

وہ برف جیسے سفید لباس میں تھا۔ اس کے وجود کے ایک حصے کی جھلک سے معلوم ہو رہا تھا کہ نماز پڑھ رہا ہے۔ وہاں کسی اجنبی کی خلاف توقع موجودگی حیران بھی کر رہی تھی اور پریشان بھی۔ اس نے گرجتے ہوئے پوچھا۔ ”کون ہو تم؟“

وہ عبادت میں مصروف تھا۔ وہاں سے جواب نہیں مل سکتا تھا۔ وہ اسے دوسری طرف سے دیکھنے کے لیے ایک سمت چلے گا۔ کبھی ادھر جا کر کبھی ادھر آ کر دیکھنے کی کوششیں کرنے لگا۔ چٹان کی چوڑائی ایسی تھی کہ وہ صرف ایک ہی سمت سے جھلک رہا تھا۔

وہ پھر پہلی جگہ آ گیا۔ اس کی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔ صاف شفاف لباس سے چلا رہا تھا کہ وہ کبھی رکوع میں جا رہا ہے۔ کبھی سجدے کر رہا ہے اور کبھی سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت عربی زبان سنائی دے رہی تھی۔

اس نے پھر گرج کر پوچھا۔ ”کون ہو تم؟“ کہاں سے آئے ہو؟“

اس چٹان پر بیٹھنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس کے پیچھے پتھر کی دیواریں اور بھاری پتھر ایک دوسرے پر رکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ایک مسلمان کی موجودگی اس کے دماغ میں جچ رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ وہ فرما دے گی۔

تیسرے۔۔۔ وہ فرما دے گی۔ تیسرے۔۔۔ اس نے چونک کر پھر بلندی کی طرف دیکھا۔ اگر اس کی صورت نظر آتی تب بھی وہ اسے پہچان نہ پاتا۔ کیونکہ پہلے بھی اس نے فرما دے گی۔ دیکھا تھا۔ اب تک خیال خوانی کے ذریعے اس سے رابطہ رہا تھا۔

اس نے فوراً ہی خیال خوانی کی چھلانگ لگائی۔ فرہاد کے دماغ میں پہچانا جا سکتا تھا۔ سوچ کی لہریں وہاں آگئیں۔ اب سے پہلے بھی وہ ناکام ہوتا رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ روحانی فیصلی جیسی کے ذریعے فرہاد کی آواز اور لب و لہجہ کو بدل دیا گیا ہے۔ اس لیے اس کا دماغ نہیں ملتا۔ یوں اسے مردہ نہیں سمجھنا چاہیے۔

اس نے سوچا۔ ”اگر اس چٹان پر فرما دے گی۔ کوئی اور ہے تو اس کے لب و لہجہ کو گرفت میں لے کر شاید اس کے اندر پہنچ سکوں گا لیکن وہ عربی پڑھ رہا ہے۔ میں اس زبان کے الفاظ اور لہجے کو گرفت میں نہیں لے سکوں گا۔ اگر وہ ہندی یا انگریزی بولے گا تو میں اس کے اندر جا سکوں گا۔“

گر وہ مہاراج نے زور سے کہا۔ ”مجھ سے بات کرو۔ تم کس راستے سے یہاں آئے ہو؟“

وہ خاموشی سے عبادت میں مصروف تھا۔ جواب نہیں دے رہا تھا۔ گرو نے کہا۔ ”جواب نہیں دو گے تو بچھڑا دو گے۔ میری دشمنی منگی پڑے گی۔ میں یہاں تنہائی میں چپا کرتا ہوں۔ تمہارا وجود برداشت نہیں کروں گا۔“

وہ بول رہا تھا۔ اس کی آواز غار میں گونج رہی تھی مگر اس نمازی پر جیسے اس کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔ اس نے اپنی ترشول کا رخ بلندی کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ ”تمہاری موت آگئی ہے۔ میرا نشانہ کبھی خطا نہیں ہوتا۔ تمہاری لاش وہاں سے نیچے گرے گی۔ اپنی سلاخی چاہتے تو مجھ سے بات کرو۔ فوراً نیچے آؤ۔“

جواباً پھر آجوں کی آواز ہوئے ہوئے کو بچھنے لگی۔ گرو مہاراج کو نشانے پر ترشول چلانا آتا تھا۔ اس نے پورے اعتماد سے نشانہ لے کر ترشول کو ادھر پھینکا۔ وہ فضا میں تیرتا ہوا بلندی کی طرف گیا پھر اس ابھری کے لباس کے قریب پہنچ کر کم ہو گیا۔

[illegible][illegible][illegible][illegible]

— *Journal of the American Medical Association*

۱۰

اس نے کہا کہ میں سرکارِ اقدس سے ملنے گیا تھا۔

کونوں کی صورت میں بھی دیکھی گئی ہے۔
 یہاں کے کھیتوں میں کھجور، گندم، جوار،
 اور دیگر فصلیں اُگائی جاتی ہیں۔
 یہاں کے لوگ سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔
 یہاں کے لوگ سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔
 یہاں کے لوگ سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔

میں نے کہا: "میں نے یہ سب سنا ہے۔" وہ نے کہا: "میں نے یہ سب سنا ہے۔"

[illegible][illegible]

چند کہیں خود ہی ایمان آتی تے جتے کھرا کر اسی
 ل دی۔ اکی تنگ سے سہ ساجو کر ایت گیا۔ حالی نے
 ایک کہی بچا۔ ”کیا ہا“
 اے نہ کھرا کہنے کو کہ کھلا، وہاں ساجو کر ایت
 کھس لدا سوا کھ۔ حالی نے اسے خوشی ہوئی کھ لری ہے

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

یہاں پر ایک عجیب و غریب منظر پیش آیا۔ ایک طرف تو ایک بڑا سا گڑھا تھا جس میں پانی بھرا ہوا تھا۔ دوسری طرف تو ایک بڑا سا ٹھکانہ تھا جس میں کچھ کھانا تھا۔

[illegible][illegible]

میں نے کہا کہ میں اس کے ساتھ نہیں جاؤں گا۔
 "تو مجھے یہ بتاؤ کہ میں کیا کروں؟"
 "میں نے کہا کہ میں اس کے ساتھ نہیں جاؤں گا۔"

اتحاد قائم ہو سکتا ہے۔

ایک بھارتی وزیر نے کہا۔ ”اگر امریکا پاکستان کو ہمارے مقابلے میں مضبوط کرے گا تو ہم چین اور روس سے اتحاد کریں گے۔ دونوں ملکوں کی فوجوں کو پیش قدمی کا راستہ دیں گے جب کیا ہوگا؟“

اس کی اعلیٰ عہدیدار نے کہا۔ ”ہم کبھی ایسا نہیں چاہیں گے۔ بھارت ہمارے لیے ناکزیر ہے۔ ہم ہر قیمت پر تم سے اتحاد رکھیں گے۔“

”کیسے رکھو گے؟ ہم پاکستان کو کمزور بنانا چاہتے ہیں۔ جبکہ تمہاری دوستی اسے مضبوط بنا رہی ہے۔ اس ملک میں اقتصادی بحران آتا ہے تو تم اسے کروڑوں اربوں ڈالر دیتے ہو۔ جتنی طیارے اور جدید اسلحہ بھی دیتے رہتے ہو۔ وہ ملک گرتے گرتے پھر پھیل جاتا ہے۔“

اس کی اعلیٰ عہدیدار نے کہا۔ ”ہم پاکستان کی مدد نہیں کریں گے تو چین اور روس بڑھ چڑھ کر اس کی مدد کے لیے آجائیں گے۔ ان دو ممالک کے لیے شمالی سرحدیں کھل جائیں گی۔“

ایک نے کہا۔ ”پاکستان کبھی ہمارے بھارت کا ایک حصہ تھا۔ اگر امریکا ہمارا پھر پور ساتھ دے گا تو یہ بڑی ملک مٹ سکتا ہے۔ ہم سے چھینا ہوا یہ حصہ ہمیں واپس مل سکتا ہے۔“

”اس سلسلے میں تم تمہارا ساتھ کیسے دے سکتے ہیں؟ کیا تم پاکستان پر جنگ مسلط کر دینا چاہتے ہو؟“

”ہم دونوں مل کو اسے ناپود کر سکتے ہیں۔“

”یہ کیوں بھولتے ہو کہ وہ ایٹمی طاقت بن چکا ہے؟“

”اگر ہماری راجتسم اور تمہاری سی آئی اے یہ معلوم کر لے کہ پاکستان کا جوہری اثاثہ کہاں چھپا کر رکھا گیا ہے اور کس طرح حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں تو ہم ایک ہی دن میں اس کی ایٹمی قوت کو تباہ کر دیں گے۔“

ایک امریکی آرمی کے افسر نے کہا۔ ”وہی ایک اسلامی ملک ایٹمی قوت بنا ہوا ہے۔ ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ اس سے یہ قوت چھین لی جائے۔ مسلمانوں کو اس حد تک آگے نہ بڑھنے دیا جائے۔ ہم اس سلسلے میں پلاننگ کر چکے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کریں گے۔“

”کیوں نہیں کرو گے؟“

وہ بولا۔ ”ہم نے بابا صاحب کے ادارے سے وعدہ کیا ہے وہ بے پلرام اور بھنڈاری کو ہمارے اندر آنے نہیں دیں گے تو ہم پاکستان کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے۔“

بھنڈاری نے کہا۔ ”تم تو بے وجہ ہم سے ڈر رہے ہو۔“

ہم سب کے سامنے قسم کھائیں گے۔ وہ کیا بولنے لگا ہاں۔ گھبراہٹ میں کریں گے۔ یہ معاہدہ کریں گے کہ کبھی چادو کا اور ٹیلی پیچی کا ہتھیار تمہارے خلاف استعمال نہ کریں گے۔“

راکے ڈائریکٹر نے کہا۔ ”تمہیں بے پلرام اور بھنڈاری پر بھروسہ کرنا ہوگا۔ نہیں کرو گے تو بھارت سے تمہارا سیاسی اتحاد نہیں ہوگا۔ ہم چین اور روس کی لابی میں چلے جائیں گے۔“

یوگا جائے والے افسر نے کہا۔ ”پلیز۔ ہمارے مجبوریوں کو سمجھو۔ کوئی ایسا اور میانی راستہ نکالو کہ پاکستان اور بھارت دونوں سے ہمارا اتحاد قائم رہے۔“

”ایسا تو اسی صورت میں ممکن ہے کہ تم بظاہر پاکستان سے دوستی بھادو کرو رہو ہمارا ساتھ دیتے رہو۔“

”روحانی ٹیلی پیچی جاننے والوں سے ہماری پالیسی چھپی نہیں رہے گی۔“

پلرام نے کہا۔ ”ہم کالے چادو سے چھپائیں گے۔ ایک بار ہم بھروسہ کر کے دیکھو۔ انہیں کسمر بھی نہیں ہوگی۔“

راکے ڈائریکٹر نے کہا۔ ”ہماری راجتسمی تمہاری سی آئی اے اور امریکہ کی سوسائٹیم بڑی رازداری سے لالہ آف ایکشن بنائیں گی اور پاکستان کے جوہری اثاثے تک ضرور پہنچیں گی۔“

ایک سیاسی نینتا نے کہا۔ ”ایران بھی ایٹمی قوت بنا جا رہا ہے۔ ہم نے پاکستان کی کمر توڑی تو دوسرے اسلامی ممالک بھی جوہری قوت حاصل کرتے چلے جائیں گے۔“

اردن پر بھا کرنے کہا۔ ”تاریخ بتاتی ہے کہ ہم یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کا ہمیشہ گھ جڑ رہا۔ مسلمانوں نے کبھی ہم سے اتحاد نہیں کیا۔ تم تاریخی حقائق کے خلاف مسلمان ٹیلی پیچی جاننے والوں سے ڈرو گے۔“

پلرام اور بھنڈاری کے خلاف ان سے ٹھو حاصل کر کے رہو گے تو جلد ہی چھتاؤ گے۔“

یوگا جائے والے افسر نے کہا۔ ”ہم مسلمانوں پر کبھی بھروسہ نہیں کریں گے۔ اُن سے برائے نام دوستی اور اتحاد رکھیں گے لیکن انہیں ہماری دوغلی پالیسی کا علم ہوگا تو ہمارے جانی دشمن بن جائیں گے۔“

”وہ دشمن بن جائیں گے تو ہم تمہارا نہیں دیکھیں گے۔ انہیں نہ تو جواب دیں گے۔ ویسے اطمینان رکھو۔ کبھی تمہاری دوغلی پالیسی کا علم نہیں ہوگا۔“

یورپ اور امریکا کے حکمرانوں کی یہ سیاسی اور جغرافیائی مجبوری تھی۔ وہ ہر قیمت پر پاکستان اور ہمارے

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

کیجا نوج رہی تھی۔

”اے اتم کون ہو؟“

وہ خاموش نہیں تھا۔ زیر لب صبح خوانی کر رہا تھا۔
نے پوچھا۔ ”مجھے کیوں خوف و ہراس میں مبتلا کر دیا
ہو؟ جواب دو۔ کیا تم فرہاد ہو؟“

اسے کہیں سے جواب سنائی دیا۔ ”میاؤں...!“
وہ ایک دم سے لرز کر رہ گیا۔ چیخ مارتا ہوا ادھر ادھر
دیکھنے لگا پھر اس نے کھڑکی کی سمت دیکھا۔ اب وہاں ادھی
نہیں تھا۔ سو بھٹکا گرد کھائی دے رہی تھی۔ ”میاؤں...!“

اس نے بے اختیار چیخنے ہوئے دونوں ہاتھیں سمیٹ
لیں۔ سکیڑ لیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آپریشن کے بعد جوتا گئے لگا
مجھے تھے دو ٹوٹے گئے۔ ایسا درد انکی جلن تھی جیسے بدن کے
اس دشمنی جسے کو جہنم کی آگ میں ڈال دیا گیا ہو۔ تکلیف
قابل برداشت تھی۔ وہ بڑے بڑے ترپتے بیہوش ہو گیا۔

موت کیا ہوتی ہے؟

کچھ نہیں۔ وہ اچانک آتی ہے اور اپنے ساتھ لے ہال
ہے۔ اس کے برعکس زندگی کو عذاب بنا دیا جائے تو وہ موت
سے بدتر ہو جاتی ہے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کب تک موت
بدتر زندگی گزارتا رہے گا؟

☆☆☆

شیر بیمار ہو جائے چلنے پھرنے کے قابل نہ رہے، کسی
غار کے اندر پڑا رہے۔ جب بھی جنگل کے تمام جانوروں
اس کی حیثیت طاری رہتی ہے۔ یہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ پتا نہیں
وہ کب وحشا بنا ہوا غار سے نکل آئے گا؟

یہ مثال سونیا پر صادق آتی تھی۔ وہ باہر تاحی مردہمنوں
کے دماغوں میں خطرے کی گھنٹی کی طرح بجتی ہی رہتی تھی۔
اعلیٰ حضرت کی ہدایت کے مطابق اسے بابا فرید واسطی کے
حجرے میں پہنچا دیا گیا تھا۔

بابا صاحب کی وفات کے بعد وہ حجرہ بند رہا کرتا تھا۔
اسے روزانہ صفائی کے لیے صرف ایک بار کھولا جاتا تھا پھر
مقتل کر دیا جاتا تھا۔ وہاں کسی کو جانے کی اجازت نہیں تھی۔
پہلی بار اور شاید آخری بار اسے سونیا کے لیے کھولا گیا تھا۔

چونکہ وہاں کسی کو جانے کی اجازت نہیں تھی۔ اس لیے
کوئی اس کی حصار داری کے لیے بھی نہیں جاسکتا تھا۔ لہذا وہاں
داخل ہونے سے پہلے آٹہ پارس پورس، الپا، عالی، کبرا
انوشے اور عدنان وغیرہ اس سے ملنے آئے تھے۔ انہوں نے
کئی گھنٹے اس کے ساتھ گزارے پھر آٹو بھری آنکھوں سے
اسے بابا صاحب کے حجرے میں پہنچا دیا گیا۔

حجرے کا دروازہ پہلے کی طرح منقل کر دیا گیا۔ اعلیٰ

وہ بے دم سا ہو کر فرش پر گر پڑا۔ ایسے ہی وقت لفت
رک گئی۔ دروازہ کھل گیا۔ وہ چلا گئیں مارتی ہوئی باہر چلی
گئی۔ باہر سے لفت کے اندر آنے والے ٹھنک گئے۔ ان کے
سامنے ایک شخص فرش پر چپٹیں مار رہا تھا۔ اس کے بدن کا
درمیانی حصہ بولہ بان ہو رہا تھا۔ نورانی کچھ میں آنے والی بات
نہیں تھی۔ اسے اسپتال پہنچاتے پہنچاتے پتا چلا کہ ایک
خوابگار ملی نے اس کی ٹکا ہوتی ہے۔

وہ جان لینے والا حملہ نہیں تھا۔ ابھی اس کے مقدر میں
زندگی تھی۔ وہ اسپتال کے بیڈ پر سانس لے رہا تھا۔ یہ بات
کچھ میں آ رہی تھی کہ عمل طور پر تھکے حاصل نہیں کرے گا تو اسی
طرح شامت آتی رہے گی۔ سونیا سے ایک ہی وقت میں نہیں
مارے گی۔ بلکہ تسلسل میں موت دیتی رہے گی۔

اب یہی ایک راستہ رہ گیا تھا کہ وہ کسی بڑی طاقت کی
محفوظ پناہ گاہ میں چلا جائے۔ امریکی اکابرین کو اور ان کے
یوگا جاننے والے انسان کو یہ لالچ دے کہ وہ ان کا ٹیلی بیسی
جاننے والا تابعدار بن کر رہے گا۔ ان کے خیال خوانی کرنے
والے مائیکل اور گائی ڈی البرٹ اس کے دماغ کو لاک کر
دیں گے تو سونیا اور فرہاد معلوم نہیں کر سکیں گے کہ وہ کہاں چھپا
ہوا ہے؟

یہاں کا یہی ایک راستہ رہ گیا تھا۔ اس نے یوگا جاننے
والے ایک آری افسر کے اندر چھپنے کے لیے خیال خوانی کی
پرواز کی ضرورت نہ رکھا۔ یہ کچھ میں آیا کہ مگر بے ذم کے باعث
دماغ کمزور ہو گیا ہے۔ جب تک پہلے ہیسی دماغی توانائی
حاصل نہیں ہوگی تب تک ٹیلی بیسی کی صلاحیتوں سے فائدہ
نہیں اٹھا سکے گا۔

اس کے سینے سے ایک آہ نکلی۔ وہ ایسے چپک کر رہ گیا تھا
جیسے غبار سے ہوا نکل چکی ہو۔ دونوں ہاتھیں پھیلائے بستر
پر پڑا تھا۔ کمرے میں تھا تھا۔ کھڑکی کے باہر دیکھتے ہی چونک
گیا۔ باہر اسپتال کے کوریڈور میں وہ سفید پوش اجنبی کھڑا اسے
دیکھ رہا تھا اور زیر لب صبح خوانی میں مصروف تھا۔

اس نے ہوش سے اسپتال تک نمودار ہو کر اس سے
کلام نہیں کیا تھا۔ البتہ رار نے اسے اپنے اندر بولتے ہوئے
سنا تھا۔ اس کے لب نہیں چلتے تھے۔ وہ خاموش رہ کر اسے
دیکھتا رہتا تھا۔ ایسے وقت دماغ جیج جیج کر کہتا تھا کہ وہ فرہاد
ہے... وہ فرہاد ہی ہے۔

وہ آپریشن کے بعد اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتا تھا۔ ہاتھیں
پھیلائے لیٹا رہتا تھا۔ اس نے کچھ سے سر اٹھا کر پوچھا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ٹھیں :-

- ✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✧ ہر ای بک آن لائن پڑھنے
- ✧ کی سہولت
- ✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف
- ✧ سائزوں میں اپلوڈنگ
- ✧ سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور
- ✧ ابن صفی کی مکمل ریخ
- ✧ ایڈ فری لنکس، لنکس کو میسے کمانے
- ✧ کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ✧ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور ریڈیو امیل لنک
- ✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر یو یو
- ✧ ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے
- ✧ ساتھ تبدیلی
- ✧ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریخ
- ✧ ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ✧ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب فورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library for Pakistan



Like us on
Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

دعوت قبول کی۔“

یہ کہتے ہی اس نے ہلکا جانے والے کو گولی ماری۔ دوسرے نے فوراً ہی کارروائی ہوئے اپنے ٹیلی فون سے جاننے والوں کو آواز دی۔ ”مائیکل البرٹ! اسے روکو۔ اس سے کن چین لو۔“

البرٹ نے کہا۔ ”ہم اس ہاڈی کارڈ کے دماغ پر قبضہ جانا چاہتے ہیں مگر ناکام ہو رہے ہیں۔ آپ فوراً یہاں سے بھاگیں۔ بچاؤ کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔“

وہ دروازہ کھول کر کار سے نکل کر بھاگنے لگا۔ کچھ دور بھاگتے رہنے کے بعد اس نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ دشمن ہاڈی گارڈز اس کے تعاقب میں نہیں آ رہا تھا۔ فی الحال اس کی جان کو خطرہ نہیں تھا۔ اس نے البرٹ سے کہا۔ ”دیکھو۔ وہ کم بخت کہاں ہے؟“

”وہ اسی کار میں ہے۔ اس نے ہمارے ایک انسرو کو گولی ماری ہے۔ پولیس والوں نے اس کی کار کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اب وہ پولیس کسٹڈی میں رہے گا۔ ادھر نہیں آ سکے گا۔“

اس انسرو نے اپنے لباس سے ایک ریولور نکالتے ہوئے کہا۔ ”اس دشمن ہاڈی گارڈ سے نیچے سے کیا ہوتا ہے؟ کیا میں اپنے آپ سے بچ پاؤں گا؟“

البرٹ اور مائیکل نے حیرانی سے پوچھا۔ ”یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیا وہ ٹیلی فون سے جاننے والا آپ کے اندر سما گیا ہے؟“

”ہاں۔ انہوں نے ہمارے دماغوں کو مقتول کیا تھا۔“

”بلرام اور جینڈاری ہمارے اندر نہیں آ سکتے تھے۔ اب وہ مقتول کرنے والے آ رہے ہیں۔ ہماری موت کو عبرت ناک بنا رہے ہیں۔ تم دونوں جاؤ۔ باقی انسروں کو بتاؤ کہ ہم کس طرح اس دنیا سے گئے ہیں؟“

یہ کہتے ہی اس نے ریولور کو کینٹنی پر رکھ کر گولی چلا دی۔ فائر کی ایک آواز ہوئی پھر قصہ تمام ہو گیا۔

سونیا ستر پر پڑی سامنے دیوار کو تک رہی تھی۔ وہ تمام مناظر اس کی نگاہوں کے سامنے سے گزر چکے تھے پھر اسے وہی شفقت بھری آواز سنائی دی۔ ”یہ فراہاد کا آخری مصرعہ ہے۔ دنیا چھوڑنے سے پہلے وہ موجود تمام دشمنوں سے منٹ لینا چاہتا ہے۔“

”وہ ابھی اسر کی اکابرین سے منٹ رہا ہے۔ وہ ٹیلی وہاں نظر نہیں آئی۔“

”وہ یہاں ہے۔“

”یہاں...؟“ اس نے حیرانی سے پوچھا۔

”ہاں۔ اس حجرے میں ہے۔“

”میاؤں...“ دھکی ہی آواز سنائی دی۔

اس نے جھپکے پر دائیں بائیں سر گھما کر دیکھا پھر کہا۔ ”یہاں سے پھر مجھے کیوں نظر نہیں آ رہی ہے؟ ابھی میں نے ٹیلی فون اس کی آواز سنی ہے۔“

”تمہارا زیادہ وقت غفلت میں گزرتا ہے۔ تم ابھی حواس میں نہیں رہتی ہو۔ اسے کیا دیکھو گی؟ جبکہ خود سے غافل رہتی ہو۔“

”وہ اچانک ہی کہیں سے اچھل کر ستر پر آگئی۔ سونیا کے پہلو میں آکر بیٹھ گئی۔ اس نے پوچھا۔ ”اس حجرے میں کسی کو آنے کی اجازت نہیں ہے پھر یہ کیسے آئی ہے؟“

”راز داری سے آئی ہے۔ حجرے کو مقتول رکینے کی مصلحت یہی ہے کہ کسی کو اس کی موجودگی کا علم نہ ہو۔“

”اسے یہاں آنے کی اجازت کیوں دی گئی ہے؟“

”اسے نئی زندگی ملنے والی ہے۔ یہ اس دنیا کا دستور ہے۔ کوئی قبر کی کوکھ میں جاتا ہے کوئی ماں کی کوکھ سے نکل آتا ہے۔ میری بچی! انہیں الواو کہتا ہے اور اسے خوش آمدید...“

”حجرے کی محدود فضا میں خاموشی چھا گئی۔ بڑی سوگوار خاموشی تھی۔ اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔ ”سو جا... سو جا شہزادی سو جا...“ ٹو نے بہت طویل جنگ لڑی ہے۔ اب بس کر... آرام کر...“

”کلنڈ شہادت... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ایک ہے اور لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ کوئی یہاں دائم رہنے نہیں آتا۔ ہر ذی روح کو اپنے مقررہ اختتام تک پہنچانا ہی پڑتا ہے۔“

اعلیٰ حضرت کے حجرے سے تلاوت کی آواز آ رہی تھی۔ یہ سونیا کی رخصتی پر پہلی قرآن خوانی تھی۔ حجرے کی بندہ چار دیواری میں ایک رخصت ہو گئی۔ دوسری آگئی... کیسے آگئی؟

وہ اندر کی خینڈ سونے والی پر چادر ڈالنے لگی پھر دراز کر گئی۔ سونیا کی دائیں کلائی پر ایک سیاہ تل تھا۔ اس کی دائیں کلائی پر بھی ویسا ہی تل دکھائی دے رہا تھا۔

سونیا کی گردن کے نیچے ہلکا سا زخم کا نشان تھا۔ اس کی گردن کے نیچے بھی بالکل ویسا ہی نشان تھا۔

”اسے آٹھ چاچکی ہے یا آچکی ہے؟ کون ہے ٹو...؟“

ٹیلی فون کی فیسوں کا رقمہاد علی تیمور کی اس مقبول عام سرگزشت کے مزید واقعات آئندہ شمارے میں پڑھیے

ٹیلی فون کی فیسوں کا رقمہاد علی تیمور کی اس مقبول عام سرگزشت کے مزید واقعات آئندہ شمارے میں پڑھیے

ٹیلی فون کی فیسوں کا رقمہاد علی تیمور کی اس مقبول عام سرگزشت کے مزید واقعات آئندہ شمارے میں پڑھیے

ٹیلی فون کی فیسوں کا رقمہاد علی تیمور کی اس مقبول عام سرگزشت کے مزید واقعات آئندہ شمارے میں پڑھیے

ٹیلی فون کی فیسوں کا رقمہاد علی تیمور کی اس مقبول عام سرگزشت کے مزید واقعات آئندہ شمارے میں پڑھیے

ٹیلی فون کی فیسوں کا رقمہاد علی تیمور کی اس مقبول عام سرگزشت کے مزید واقعات آئندہ شمارے میں پڑھیے

رشتہ کی کیا ہے۔۔۔ یہاں سے اس سے اب تو آہیں بچا کر
مستعمل کر رہے ہیں۔۔۔ اندر اور باہر دونوں طرف سے
چاہے والی یہ داستانیں ہر انسان کی زندگی میں
شاید بہت سے ہیں لیکن ان میں سے کچھ تو ایسی ہیں جو
توہم کی پرتو سے ابھی تک ابھی تک چلتی ہیں۔۔۔
کہ یہ تو وہی کا وقت ہے ابھی ابھی۔۔۔ جہاں سے
گھر کی ایک جگہ سے انسان کو اس قدر جھٹکا جاتا ہے کہ
انسانی جسم کی ہر اعضاء کی ہر اعضاء کی ہر اعضاء
کا یہ ہے۔۔۔ یہاں سے ابھی ابھی ابھی ابھی ابھی
کیا یہاں سے ابھی ابھی ابھی ابھی ابھی ابھی
ابھی ابھی ابھی ابھی ابھی ابھی ابھی ابھی
ابھی ابھی ابھی ابھی ابھی ابھی ابھی ابھی

سوچنا۔۔۔ وہ دنوں میں دھڑکتے والی۔۔۔ وہ
والی ابھی ابھی ابھی ابھی ابھی ابھی ابھی
وہ جہم جہم جہم جہم جہم جہم جہم جہم
انسانی جسم کی ہر اعضاء کی ہر اعضاء کی ہر اعضاء
ہاں یہ تو وہی کا وقت ہے ابھی ابھی ابھی ابھی
چاہے والی یہ داستانیں ہر انسان کی زندگی میں
شاید بہت سے ہیں لیکن ان میں سے کچھ تو ایسی ہیں جو
توہم کی پرتو سے ابھی تک ابھی تک چلتی ہیں۔۔۔



Species - *Salix*
- *alba*

موت سے پہلے بھی ایسا قسم دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر
موت کے بعد کوئی جہنم کا درد ہے تو اس کا درد
موت کے بعد کا ہے۔ موت کے بعد کوئی جہنم کا
درد ہے تو اس کا درد موت کے بعد کا ہے۔

[illegible][illegible][illegible][illegible]

کچھ عرصہ سے کے پی کے کو کڑا جاسا ہے۔ اس کے نتیجے میں
ایئر کنڈیشننگ، گرم پانی کے ٹیگ اور چائے کی دکانیں اور
الٹھان کی دکانیں وغیرہ بند ہو گئے۔ لیکن اب کچھ عرصہ
پہلے سے کے پی کے کو کڑا نہیں جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں
ایئر کنڈیشننگ، گرم پانی کے ٹیگ اور چائے کی دکانیں
اور الٹھان کی دکانیں وغیرہ کھل گئے ہیں۔

[illegible]

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو "میں" کہے تو اس کا دل بڑھ جائے گا۔
 ۲۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو "تو" کہے تو اس کا دل بڑھ جائے گا۔
 ۳۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو "وہ" کہے تو اس کا دل بڑھ جائے گا۔
 ۴۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو "اس" کہے تو اس کا دل بڑھ جائے گا۔
 ۵۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو "ان" کہے تو اس کا دل بڑھ جائے گا۔
 ۶۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو "وہی" کہے تو اس کا دل بڑھ جائے گا۔
 ۷۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو "وہی" کہے تو اس کا دل بڑھ جائے گا۔
 ۸۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو "وہی" کہے تو اس کا دل بڑھ جائے گا۔
 ۹۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو "وہی" کہے تو اس کا دل بڑھ جائے گا۔
 ۱۰۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو "وہی" کہے تو اس کا دل بڑھ جائے گا۔

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

تھا۔ سب یہی سمجھتے کہ اس میں اب پہلے بھی تیزی طراری نہیں ہوگی۔ جنگل کے خون آشام ورنے سے بھی ایسے ہی سنہری موتی کے شہتر رچے ہیں کہ شیر لڑھا ہوا جائے، نیاریوں اور صدمات سے ٹوٹ جائے۔ ایسے وقت فالخین کی عید ہو جاتی ہے۔ وہ سب جانتے تھے کہ سونیا کی جھپٹہ و تدفین کے سلسلے

میں وہ ضرور آئے گا۔ بابا صاحب کے ادارے میں سب ہی رشتے دار آئے تھے لیکن تمام دشمن صرف اسی کی تاک میں تھے۔ ادارے کے باہر دور دور تک مختلف بہروپ میں چھپے ہوئے تھے۔ اپنے اوپر والوں کو اپنے اکابرین کو بل بل کی رپورٹ دیتے رہے تھے کہ کون اس ادارے کے اندر جا رہا ہے؟ کون باہر آ رہا ہے؟

یوگا جانے والے امریکا کے آری افران اپنے دو ٹیلی وٹھی جانے والوں مائیکل اور گائی ڈی الہرت کے ذریعے معلومات حاصل کر رہے تھے۔ ان دو ٹیلی وٹھی جانے والوں کے چھ معمول اور تابعدار ادارے کے آس پاس کرائے دار کی حیثیت سے رہائش پذیر تھے۔ ہمیشہ صدر دروازے پر نظر رکھتے تھے۔ دور بین کے ذریعے گاڑیوں میں بیٹھے ہوئے افراد کو دیکھ رہے تھے۔ جب کسی پرشب ہوتا کہ وہ فریادگی تصور ہے تو وہ اس کا تعاقب کرتے مگر بعد میں مایوس ہو جاتے تھے۔

بے، بلرام اور ہینڈلری کے معمول اور تابعدار بھی ادارے کے سامنے کچھ فاصلے پر ایک ہوٹل اور جنرل انسور میں موجود رہتے تھے۔ انہیں بھی مایوسی ہو رہی تھی۔ انشورارا اسپتال میں تھا۔ چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا تھا۔ خیال خوانی کرنے کے لیے تو اتنی ہی بحال ہوئی تھی اس نے وہ دودھ معمول اور تابعدار بھی بنا لے تھے۔ وہ سوچتا تھا۔ ”فریاد نظروں میں آئے گا تو میں کس طرح اسے زیر کر سکوں گا؟ جب میں بھلا چنگا تھا تب اس کا کچھ نہ لگاؤ نہ تھا۔ اب اسپتال میں چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوں تو اسے کس طرح ٹھیکے میں لے کر بھجوا دوں؟ بس بنا سکوں گا؟“

موجودہ حالات میں اس کا ارادہ بدل گیا تھا۔ چونکہ بالکل تنہا اور بے بار و عدد کا تھا۔ اس لیے ارشی دنیا پر حکومت کرنے کے خواب نہیں دیکھ رہا تھا۔ اب وہ کسی بھی طرح زندہ سلامت اپنے سیارے میں واپس جانا چاہتا تھا اور یہ بھی طرح جانتا تھا کہ فریاد اسے جانے نہیں دے گا۔ اسی زمین پر ٹھوڑی ٹھوڑی سی موت دینا رہے گا۔ اس وقت بھی وہ عارضی موت کا مزہ کچھ کرا اسپتال میں پہنچا ہوا تھا۔ یہ سوچ کر الجھ رہا تھا کہ وہ سفید پوش کون ہے جو پہلے ہوٹل میں پھر اسپتال میں نظر آیا تھا؟ ایک بات سمجھ میں آ رہی تھی کہ وہ فریاد ہی ہوگا اور حملہ

کرنے والی بی اسی سے تعین کر سکتی ہوگی۔

یہی بات دہشت زدہ کر رہی تھی کہ سونیا کی موت ہر بار اس سے لیا جا رہا ہے۔ ورنہ ایک بے زبان بی اسی کی دشمن کیوں ہوگی؟ یقیناً اسے خاص طور پر حملہ کرنے کی فریاد دی گئی ہوگی۔

اس نے سوچا۔ ”اگر میں فریاد کے انتقام کے نتیجے میں اسپتال آیا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کی نظروں میں ہوں۔ وہ بھرکی وقت بھر پر حملہ کر سکتا ہے۔ کیا میں یہاں سے فرار ہو کر کسی دوسری جگہ چھپنے کے باوجود اس کی نظروں میں رہوں گا؟“

وہ پریشان ہو کر بے چینی سے پہلو بدلنے لگا۔ ”کیا مشکل ہے؟ فٹلائی جہاز میں پائلٹ کو اور میرے ایکوئرا کو اسی نے قتل کیا ہے۔ مجھے قتل دے رہا ہے مگر حملے بھی کر رہا ہے۔ اب یہ دھڑکا لگا رہے گا کہ پتا نہیں اسے کتنا کرنے والا ہے؟“

اس نے خیال خوانی کے ذریعے فریاد سے رابطہ کرنا چاہا مگر سوچ کی لہریں بھگ کر واپس آ گئی تھیں۔ اس کا دماغ نہیں ملتا تھا۔ جیسے دھڑکا ہوا جیکبہ وہ زندہ تھا۔

ایک بے چینی ایسا اضطراب تھا کہ زندہ سلامت سیارے میں واپس جانے کے لیے پسٹا رہا تھا۔ کسی پہلو قرار نہیں آرہا تھا۔ اگر فریاد سے رابطہ ہو جاتا یا اس سے سامنا ہو جاتا تو اس کے بیروں میں کرکر کرکر انکار کر مانی مانگتا اور اس سے کہتا کہ مجھ سے جیسی چاہے شرانڈ منوانا خود ہی ٹھیکنا لوجی کے اور غیر معمولی مشینوں کے فارمولے مجھ سے لے لو مگر ایک بار مجھے سیارے میں جانے کا راستہ دے دو۔

اس کا فٹلائی جہاز زیر زمین محفوظ تھا۔ احر فریاد کی طرف سے موت نہ آتی تو وہ آرام سے اپنے گھر چلا جاتا۔ آرام تو اس وقت تک تھا جب تک اس کے پاس فرعون کی طاقت اور ذرائع تھے۔ ارشی دنیا کو زیر کرنے کے لیے غیر معمولی مشینیں اور لاکھوں ٹیلی وٹھی جاننے والے تھے۔ اس دنیا میں کچھ عرصے فرعون بن کر جینے کے بعد پتا چل رہا تھا کہ یہاں غیر معمولی قوتیں اور صلاحیتیں رکھنے کے باوجود زوال آتا ہے۔

اس کے اندر سے آہیں اور کراہیں نکل رہی تھیں۔ ”آ.....! میں جاؤں گا۔ کسی طرح بھی جان بچا کر اپنے گھر جاؤں گا پھر تو بہ کروں گا۔ دوسرے سیارے والوں سے کہوں گا کہ بڑی قوتیں رکھنے کے باوجود ارشی دنیا میں شہنشاہ بن کر نہ جاؤ۔ یہاں سے واپسی کا راستہ نہیں ملتا۔“ اسے راستہ تو نکالنا ہی تھا۔ ورنہ موت صاف دکھائی دے

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

1. 1. The first part of the paper
 2. 2. The second part of the paper
 3. 3. The third part of the paper
 4. 4. The fourth part of the paper
 5. 5. The fifth part of the paper
 6. 6. The sixth part of the paper
 7. 7. The seventh part of the paper
 8. 8. The eighth part of the paper
 9. 9. The ninth part of the paper
 10. 10. The tenth part of the paper
 11. 11. The eleventh part of the paper
 12. 12. The twelfth part of the paper
 13. 13. The thirteenth part of the paper
 14. 14. The fourteenth part of the paper
 15. 15. The fifteenth part of the paper
 16. 16. The sixteenth part of the paper
 17. 17. The seventeenth part of the paper
 18. 18. The eighteenth part of the paper
 19. 19. The nineteenth part of the paper
 20. 20. The twentieth part of the paper
 21. 21. The twenty-first part of the paper
 22. 22. The twenty-second part of the paper
 23. 23. The twenty-third part of the paper
 24. 24. The twenty-fourth part of the paper
 25. 25. The twenty-fifth part of the paper
 26. 26. The twenty-sixth part of the paper
 27. 27. The twenty-seventh part of the paper
 28. 28. The twenty-eighth part of the paper
 29. 29. The twenty-ninth part of the paper
 30. 30. The thirtieth part of the paper
 31. 31. The thirty-first part of the paper
 32. 32. The thirty-second part of the paper
 33. 33. The thirty-third part of the paper
 34. 34. The thirty-fourth part of the paper
 35. 35. The thirty-fifth part of the paper
 36. 36. The thirty-sixth part of the paper
 37. 37. The thirty-seventh part of the paper
 38. 38. The thirty-eighth part of the paper
 39. 39. The thirty-ninth part of the paper
 40. 40. The fortieth part of the paper
 41. 41. The forty-first part of the paper
 42. 42. The forty-second part of the paper
 43. 43. The forty-third part of the paper
 44. 44. The forty-fourth part of the paper
 45. 45. The forty-fifth part of the paper
 46. 46. The forty-sixth part of the paper
 47. 47. The forty-seventh part of the paper
 48. 48. The forty-eighth part of the paper
 49. 49. The forty-ninth part of the paper
 50. 50. The fiftieth part of the paper
 51. 51. The fifty-first part of the paper
 52. 52. The fifty-second part of the paper
 53. 53. The fifty-third part of the paper
 54. 54. The fifty-fourth part of the paper
 55. 55. The fifty-fifth part of the paper
 56. 56. The fifty-sixth part of the paper
 57. 57. The fifty-seventh part of the paper
 58. 58. The fifty-eighth part of the paper
 59. 59. The fifty-ninth part of the paper
 60. 60. The sixtieth part of the paper
 61. 61. The sixty-first part of the paper
 62. 62. The sixty-second part of the paper
 63. 63. The sixty-third part of the paper
 64. 64. The sixty-fourth part of the paper
 65. 65. The sixty-fifth part of the paper
 66. 66. The sixty-sixth part of the paper
 67. 67. The sixty-seventh part of the paper
 68. 68. The sixty-eighth part of the paper
 69. 69. The sixty-ninth part of the paper
 70. 70. The seventieth part of the paper
 71. 71. The seventy-first part of the paper
 72. 72. The seventy-second part of the paper
 73. 73. The seventy-third part of the paper
 74. 74. The seventy-fourth part of the paper
 75. 75. The seventy-fifth part of the paper
 76. 76. The seventy-sixth part of the paper
 77. 77. The seventy-seventh part of the paper
 78. 78. The seventy-eighth part of the paper
 79. 79. The seventy-ninth part of the paper
 80. 80. The eightieth part of the paper
 81. 81. The eighty-first part of the paper
 82. 82. The eighty-second part of the paper
 83. 83. The eighty-third part of the paper
 84. 84. The eighty-fourth part of the paper
 85. 85. The eighty-fifth part of the paper
 86. 86. The eighty-sixth part of the paper
 87. 87. The eighty-seventh part of the paper
 88. 88. The eighty-eighth part of the paper
 89. 89. The eighty-ninth part of the paper
 90. 90. The ninetieth part of the paper
 91. 91. The ninety-first part of the paper
 92. 92. The ninety-second part of the paper
 93. 93. The ninety-third part of the paper
 94. 94. The ninety-fourth part of the paper
 95. 95. The ninety-fifth part of the paper
 96. 96. The ninety-sixth part of the paper
 97. 97. The ninety-seventh part of the paper
 98. 98. The ninety-eighth part of the paper
 99. 99. The ninety-ninth part of the paper
 100. 100. The hundredth part of the paper

انگریزی کے حصہ کو کس بھی کسی صورت میں نہ دیکھا۔
 قاری نے اس میں شک کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے بھی
 کامیاب رہے۔ اس کی اطلاع پر وہ بھی ہوا۔ اس کے
 ایک چلن پر اس نے اس کے انکار کیا۔
 اس نے کہا: "یہ سب کچھ، یہ سب کچھ، یہ سب کچھ
 ساتھ ساتھ اس کی طرف سے اس کے انکار کیا۔
 چلے گا۔"

پھر اس نے ایک سو اسی کروڑ "سخت اس وقت سزا
 انکار کر دی۔ یہ سزا بھی اچھی۔"

اس نے اسی دن کوئی کر کے اپنے لڑکے کو صاب کی طرح
 کر دیا۔ "جو صاب نہ لے کر لے۔" پھر اس نے اپنے لڑکے کے
 حوالے کیا۔ پھر اس نے اپنے لڑکے کو لے کر گیا۔

۱۹۷۶ء

اس نے کہا: "میں نے اپنے خدا کے حضور میں دعا کی ہے کہ وہ تم کو اپنی مرضی کے مطابق بنائے۔"

[illegible]

میں نے اس کے لئے ایک نیا کمرہ بنوا دیا۔ وہاں اس نے اپنے کتب خانے اور
 کتابوں کو رکھا۔ وہاں اس نے اپنے کتب خانے اور کتابوں کو رکھا۔ وہاں
 اس نے اپنے کتب خانے اور کتابوں کو رکھا۔ وہاں اس نے اپنے کتب خانے
 اور کتابوں کو رکھا۔ وہاں اس نے اپنے کتب خانے اور کتابوں کو رکھا۔
 وہاں اس نے اپنے کتب خانے اور کتابوں کو رکھا۔ وہاں اس نے اپنے کتب
 خانے اور کتابوں کو رکھا۔ وہاں اس نے اپنے کتب خانے اور کتابوں کو
 رکھا۔ وہاں اس نے اپنے کتب خانے اور کتابوں کو رکھا۔ وہاں اس نے
 اپنے کتب خانے اور کتابوں کو رکھا۔ وہاں اس نے اپنے کتب خانے اور
 کتابوں کو رکھا۔ وہاں اس نے اپنے کتب خانے اور کتابوں کو رکھا۔

۱۰۰

[illegible]

۱۔ "گفتگو۔ میری کل تکھڑی بات ہے کہ میں
 کسی کے ساتھ سمجھوتہ ہے۔ تم نہیں دیکھو گی اس بات کو
 دیکھو کہ اللہ کی بات ہے۔"

وہ اللہ کو کھڑا کر دے گی۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے، وہ اللہ کے ساتھ رہے گا اور اس کے ساتھ رہنے والوں کے لئے اللہ کی رحمت ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ یہ ایک بہت بڑی بات ہے جس کے بارے میں ہم نے
 اس کی سب سے زیادہ اہمیت کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اس کے
 نتیجے میں ہمیں اس کے ساتھ ساتھ ایک اور بات پر غور
 کرنا پڑے گا۔

وہ کتاب ہے جو ہر انسان کو پڑھنا چاہیے۔
اس کتاب سے ہر انسان کو پتہ چلے گا کہ
اس دنیا کی کیا چیزیں ہیں جو اس کو
میں سے بچانی چاہیے۔

وہی کہتا ہے کہ اگر آپ کو کسی اور شخص سے ملنا ہو تو اسے بتا دیں۔
اس کے بعد وہی کہتا ہے کہ اگر آپ کو کسی اور شخص سے ملنا ہو تو اسے بتا دیں۔

[illegible]

آپ کے پاس جو کچھ ہے اسے دے دیں۔

"ہم نے اپنے آپ کو اپنے آپ کے لیے وقف کر دیا ہے۔"
 "ہم نے اپنے آپ کو اپنے آپ کے لیے وقف کر دیا ہے۔"
 "ہم نے اپنے آپ کو اپنے آپ کے لیے وقف کر دیا ہے۔"
 "ہم نے اپنے آپ کو اپنے آپ کے لیے وقف کر دیا ہے۔"

پاکستان کے لیے یہ سب کچھ ہے۔
اس لیے کہ میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ کر لیا ہے۔

ہو جس کی عمر آج کل تندرستی نگاہوں میں ہے۔
 یہ چھوٹا سا لڑکا ہے۔ چھوٹا سا لڑکا ہے۔
 اس نے کہا کہ اس نے ایک تندرستی نگاہوں میں ہے۔

[illegible]

۱۰۰

۱۔ یہاں آپ کا کہنا ہے کہ اس کی ایک ہی جگہ ہے۔
 ۲۔ یہاں آپ کا کہنا ہے کہ اس کی ایک ہی جگہ ہے۔
 ۳۔ یہاں آپ کا کہنا ہے کہ اس کی ایک ہی جگہ ہے۔

[illegible]

1890
 1891
 1892
 1893
 1894
 1895
 1896
 1897
 1898
 1899
 1900
 1901
 1902
 1903
 1904
 1905
 1906
 1907
 1908
 1909
 1910
 1911
 1912
 1913
 1914
 1915
 1916
 1917
 1918
 1919
 1920
 1921
 1922
 1923
 1924
 1925
 1926
 1927
 1928
 1929
 1930
 1931
 1932
 1933
 1934
 1935
 1936
 1937
 1938
 1939
 1940
 1941
 1942
 1943
 1944
 1945
 1946
 1947
 1948
 1949
 1950
 1951
 1952
 1953
 1954
 1955
 1956
 1957
 1958
 1959
 1960
 1961
 1962
 1963
 1964
 1965
 1966
 1967
 1968
 1969
 1970
 1971
 1972
 1973
 1974
 1975
 1976
 1977
 1978
 1979
 1980
 1981
 1982
 1983
 1984
 1985
 1986
 1987
 1988
 1989
 1990
 1991
 1992
 1993
 1994
 1995
 1996
 1997
 1998
 1999
 2000
 2001
 2002
 2003
 2004
 2005
 2006
 2007
 2008
 2009
 2010
 2011
 2012
 2013
 2014
 2015
 2016
 2017
 2018
 2019
 2020
 2021
 2022
 2023
 2024
 2025
 2026
 2027
 2028
 2029
 2030
 2031
 2032
 2033
 2034
 2035
 2036
 2037
 2038
 2039
 2040
 2041
 2042
 2043
 2044
 2045
 2046
 2047
 2048
 2049
 2050
 2051
 2052
 2053
 2054
 2055
 2056
 2057
 2058
 2059
 2060
 2061
 2062
 2063
 2064
 2065
 2066
 2067
 2068
 2069
 2070
 2071
 2072
 2073
 2074
 2075
 2076
 2077
 2078
 2079
 2080
 2081
 2082
 2083
 2084
 2085
 2086
 2087
 2088
 2089
 2090
 2091
 2092
 2093
 2094
 2095
 2096
 2097
 2098
 2099
 2100
 2101
 2102
 2103
 2104
 2105
 2106
 2107
 2108
 2109
 2110
 2111
 2112
 2113
 2114
 2115
 2116
 2117
 2118
 2119
 2120
 2121
 2122
 2123
 2124
 2125
 2126
 2127
 2128
 2129
 2130
 2131
 2132
 2133
 2134
 2135
 2136
 2137
 2138
 2139
 2140
 2141
 2142
 2143
 2144
 2145
 2146
 2147
 2148
 2149
 2150
 2151
 2152
 2153
 2154
 2155
 2156
 2157
 2158
 2159
 2160
 2161
 2162
 2163
 2164
 2165
 2166
 2167
 2168
 2169
 2170
 2171
 2172
 2173
 2174
 2175
 2176
 2177
 2178
 2179
 2180
 2181
 2182
 2183
 2184
 2185
 2186
 2187
 2188
 2189
 2190
 2191
 2192
 2193
 2194
 2195
 2196
 2197
 2198
 2199
 2200
 2201
 2202
 2203
 2204
 2205
 2206
 2207
 2208
 2209
 2210
 2211
 2212
 2213
 2214
 2215
 2216
 2217
 2218
 2219
 2220
 2221
 2222
 2223
 2224
 2225
 2226
 2227
 2228
 2229
 2230
 2231
 2232
 2233
 2234
 2235
 2236
 2237
 2238
 2239
 2240
 2241
 2242
 2243
 2244
 2245
 2246
 2247
 2248
 2249
 2250
 2251
 2252
 2253
 2254
 2255
 2256
 2257
 2258
 2259
 2260
 2261
 2262
 2263
 2264
 2265
 2266
 2267
 2268
 2269
 2270
 2271
 2272
 2273
 2274
 2275
 2276
 2277
 2278
 2279
 2280
 2281
 2282
 2283
 2284
 2285
 2286
 2287
 2288
 2289
 2290
 2291
 2292
 2293
 2294
 2295
 2296
 2297
 2298
 2299
 2300
 2301
 2302
 2303
 2304
 2305
 2306
 2307
 2308
 2309
 2310
 2311
 2312
 2313
 2314
 2315
 2316
 2317
 2318
 2319
 2320
 2321
 2322
 2323
 2324
 2325
 2326
 2327
 2328
 2329
 2330
 2331
 2332
 2333
 2334
 2335
 2336
 2337
 2338
 2339
 2340
 2341
 2342
 2343
 2344

اس نے ان کو دیکھا ہے کہ "اس کا نام اس کے لئے ہے۔"
اس نے ان کو دیکھا ہے کہ "اس کا نام اس کے لئے ہے۔"

١٠٠٠
 ١٠٠٠
 ١٠٠٠

تجارتی کے کہ مسٹر علی بابا ہیں کہ
ہائے اعلیٰ کے کہ مسٹر علی بابا ہیں کہ
ان کے کہ مسٹر علی بابا ہیں کہ
وہ کہ مسٹر علی بابا ہیں کہ

اس نے اپنے سفر کی ایک سے زائد دورانی کی ایک
مقامی گاڑی سے اصر کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا: ”

ایک ہی کھانے کے اجالے کا کھانا۔۔۔ اس طرح
 آپ سے ملنے کی دعا کرتا ہوں کہ آپ کی زندگی میں
 ہر لمحہ خوشی ہو۔ آمین

کتاب: تفسیر القرآن مجید، جلد ۱، صفحہ ۱۰۰، خط ۱۰

ہاں! "خدا سے دعا ہے کہ میں بھی کبھی ایسی ہی بن سکوں گی۔"

اس وقت کے ہندوؤں کے لیے یہی ایک نیا اور دلچسپ موضوع بن گیا۔ انہوں نے اس موضوع پر کئی کتابیں لکھیں۔ ان میں سے ایک کتاب "The History of the Hindus" تھی۔ اس کتاب میں انہوں نے ہندوؤں کی تاریخ اور ان کے مذہب کے بارے میں کئی چیزیں لکھی ہیں۔ ان کی کتابیں پڑھ کر ہم کو ہندوؤں کے مذہب اور ان کے عقائد کے بارے میں بہت کچھ پتہ چلے گا۔

[illegible]

۱۰۰

وطن کے صلح جیلے سپاہی ایک بلی کے پیچھے دوڑتے پھر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد پتا چلا کہ اس عمارت میں ایک نہیں تین بلیاں ہیں۔ وہ سب ایک کے پیچھے نہیں تین کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔

بچارے بلکان ہو رہے تھے ہانپ رہے تھے۔ ایسی جوشن میں یہ سوال پیدا ہوا کہ ان میں سے مطلوبہ بلی کون سی ہے؟

پولیس کے اعلیٰ افسر نے پوچھا۔ ”آپ کس بلی کی گرفتاری چاہتے ہیں؟ اس کی پہچان کیا ہے؟“

اس نے کہا۔ ”وہ سفید بلی ہے۔“

سپاہیوں نے کہا۔ ”یہاں نظر آنے والی تینوں بلیاں سفید ہیں۔ ان میں سے ایک پر سیاہ دھبے ہیں۔ دوسری پر بھورے اور تیسری پر یاد دہانی رنگ کے دھبے ہیں۔ ان میں سے کس کو پکڑا جائے؟“

وہ سوچ میں پڑ گیا۔ اس نے توجہ سے بلی بننے والی کو نہیں دیکھا تھا۔ سفارت خانے کے سیکریٹری اور اعلیٰ افسر نے بھی دھیان نہیں دیا تھا۔ مائیکل نے جھنجھلا کر کہا۔ ”اچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں جتنی بھی بلیاں ہیں انہیں گولی سے اڑا دو۔“

انسانی جان کی کوئی قیمت نہیں ہوتی پھر بھلا بلیوں کا حساب کون لیتا ہے کہ انہیں کیوں مارا گیا؟ چند روٹھ کے بعد رپورٹ ملی کہ ایک بلی ماری گئی ہے۔ باقی دو نشانے پر نہیں آ رہی ہیں۔

ایئر پورٹ کی عمارت میں مسافروں کی اور وزیٹرز کی بھیڑ لگ گئی تھی۔ جو مختلف شہروں سے اور بیرونی ممالک سے آئے تھے وہ بھی یہ دلچسپ تماشا دیکھنے کے لیے رُک گئے تھے۔ دلچسپ انتظار اس بات کا تھا کہ خطرناک بھرموں کو پکڑنے والی پولیس ان بلیوں کو کھانے لگا سکے گی یا نہیں؟

مائیکل اسلام آباد جانے والا تھا۔ اس کی فلائٹ روانگی کے لیے تیارگی لیکن وہ وی آئی پی روم سے باہر نہیں نکل رہا تھا۔ کہہ رہا تھا۔ ”جب تک وہ نہیں مرے گی میں جہاز میں جا کر نہیں بیٹھوں گا۔ وہ پھر کسی دوسرے روپ میں وہاں پہنچ جائے گی۔“

دوسری طرح سہا ہوا کہہ رہا تھا۔ ”فرہاد نے مجھے بھوت دیدی ہے۔ صرف وہی چار پاؤں والی رو گئی ہے۔ پہلے اسے ختم کرو۔ میں کسی دوسری فلائٹ سے اسلام آباد جاؤں گا۔“

آدھے گھنٹے بعد اطلاع ملی کہ دوسری بلی بھی ماری گئی ہے۔ اب ایک رہ گئی ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ سوئی نشانے پر آ چکی ہے یا ابھی تک زندہ ہے؟

مائیکل کسی حد تک مطمئن ہو گیا تھا۔ وہ جو تیسری رو گئی تھی کسی وقت بھی ماری جا سکتی تھی۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ وہ لمبا کے تمام دشمنوں کی طرح مرنے والا نہیں ہے۔ اسے ایک ان زندگی ملنے والی ہے۔

بے جاری دو بلیاں خواہ مخواہ ماری گئی تھیں۔ ان کے بعد ایک گھنٹا گزر گیا۔ مائیکل کو خوش خبری نہیں ملی پھر دو گھنٹے گزر گئے خبر ملی کہ وہ کہیں نظر نہیں آ رہی ہے۔ ہنوز تلاش جاری ہے۔

مائیکل نے کہا۔ ”وہ مکاری دکھا رہی ہے۔ اسے ڈھونڈ ڈھونڈنا چھوڑ دو۔ آخر کب تک چھپی رہے گی؟ ضرور پکڑی جائے گی۔“

اسے عمارت کے ایک ایک گوشے میں تلاش کیا جا رہا تھا۔ وہ جہاں بھی چھپی ہوئی تھی اب جب میں ماری جانے والی تھی۔ عمارت کے دور افتادہ حصوں سے فون پر کہا جا رہا تھا وہ ادھر نہیں ہے۔ ایئر کیشن کا ڈائریکٹ ہال وزیٹرز لابی اور کئی مقامات سے ٹھک ہار کر کہا جا رہا تھا تیسری نہیں ہے۔ وہ دو بلیوں کا انجام دیکھ کر عمارت سے دور بھاگ گئی ہے۔

مائیکل نے گھبرا کر کہا۔ ”میں مر جاؤں گا۔ اسے دور جانے اور مرنے نہ ہونے دو۔ پتا نہیں پھر کس روپ میں چلی آئے گی؟ اسے کسی بھی طرح مار ڈالو۔ میں پانچ لاکھ ڈالرز دوں گا۔ ابھی دوں گا۔“

وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ تیسری بلی کی ٹھسہ گی نے اس کا اطمینان ختم کر دیا تھا۔ وہ ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا۔ خیال خوانی کے ذریعے لوگا جانے والے افسران سے کہہ رہا تھا۔ ”فرہاد نے وعدہ کیا ہے مجھے ہلاک نہیں کرے گا۔ ہاتھ بھی نہیں لگائے گا اور وہ سچ میری طرف رخ نہیں کر رہا ہے مگر وہ بلی جو میری جان کی دشمن بن گئی ہے اس سے پیچھا چھڑانے میں یہاں کی سکیورٹی ناکام ہو رہی ہے۔“

وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام کر بولا۔ ”فارگوا سیک۔ مجھے بچاؤ۔ پاکستانی حکمرانوں کو دھمکیاں دو کہ میری موت انہیں بہت مہنگی پڑے گی۔ وہ موجودہ سیاستدان اقتدار میں رہتا چاہتے ہیں تو آزادی کے ذریعے مجھے خوفناک فرام کریں۔ اس بلی کو کسی طرح ڈھونڈ کر مار ڈالیں۔“

پاکستانی حکمرانوں کو مائیکل کا مسئلہ بتایا گیا۔ انہیں دھمکیاں دی گئیں تو وہ مقتدر سیاستدان آپس میں مشورے کرنے لگے کہ کس طرح مائیکل کی جان بچا کر اپنے سر پر سوار امریکا کو خوش کریں؟

وہ سمجھ رہے تھے کہ بلی مرے گی تو ان کا اقتدار قائم رہے گا۔ مسئلہ صرف یہ تھا کہ مائیکل کو مطمئن کر کے اسلام آباد پہنچانا

سپنس ڈائجسٹ

جنوری 2010

ایسا بھی کرنا چاہئے کہ جو کچھ ہم نے سیکھا ہے اسے دوسروں کو بھی سکھائیں۔

وہی ہے جس نے ان کو بتایا کہ ان کو کون سا کام کرنا چاہیے اور کون سا نہ کرنا چاہیے۔

اس واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ کون سا مذہب کون سے لوگوں کے لئے ہے۔

ان کے کہنے پر وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور کہا کہ میں بھی جاتی ہوں۔

[illegible][illegible]

۱- در صورتی که در یک سال دو بار باران ببارد و در سال بعد باران نبارد
 ۲- در صورتی که در یک سال باران نبارد و در سال بعد باران ببارد
 ۳- در صورتی که در یک سال باران ببارد و در سال بعد باران ببارد
 ۴- در صورتی که در یک سال باران نبارد و در سال بعد باران نبارد

ہم نے دیکھا کہ وہ لوگ جو کہ اپنے
 اپنے اپنے کاموں میں مصروف
 تھے وہ بھی اس طرح کے
 کاموں میں مصروف تھے

[illegible]

اس کے بعد کہ "آپ کو یہی لگتا ہے کہ میں نے آپ کو ہتھی لیا ہے۔" اس کے بعد کہ "آپ کو یہی لگتا ہے کہ میں نے آپ کو ہتھی لیا ہے۔"

میں بھی بکری کر کے لے کر خیرہ پار میں دھکا دیا۔

اور اس کے ساتھ ہی کہ وہ اپنے آپ کو ایک نئے دور کا

یہی ہے جو غصہ، حسد، کینہ اور بغض سے مراد ہے۔ یہی ہے جو عداوت اور دشمنی کا سبب بنتا ہے۔ یہی ہے جو انسان کو اپنے دشمن سے نفرت کرنے اور اس کے ساتھ برا سلنے کا سبب بنتا ہے۔ یہی ہے جو انسان کو اپنے دشمن کے خلاف ہتھیار اٹھانے کا سبب بنتا ہے۔ یہی ہے جو انسان کو اپنے دشمن کے خلاف خونریزی کا سبب بنتا ہے۔ یہی ہے جو انسان کو اپنے دشمن کے خلاف جہاد کا سبب بنتا ہے۔ یہی ہے جو انسان کو اپنے دشمن کے خلاف شہید بننے کا سبب بنتا ہے۔ یہی ہے جو انسان کو اپنے دشمن کے خلاف جہنم کا سبب بنتا ہے۔ یہی ہے جو انسان کو اپنے دشمن کے خلاف جہنم کا سبب بنتا ہے۔

ہماری دین اور دنیا کے لئے ایک ہی چیز ہے
ہماری دین اور دنیا کے لئے ایک ہی چیز ہے
ہماری دین اور دنیا کے لئے ایک ہی چیز ہے

میں نے کہا: "تم سب کو اپنے گھر لے جاؤ۔"

کے پاس رہا۔ اس سے بچے کو اور دوا دینے کی
 کوشش کی۔

[illegible][illegible][illegible]

چاہے کہ وہ بھلا یا کرا کے کہنے لگیں، لیکن ان کا جواب یہ ہے کہ
 ان کی بات سے پہلے ہی اس کا جواب مل چکا ہے۔

اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم ان کو بچے ہی کی بجائے ہی بھلا
 نہیں سمجھتے۔ بلکہ یہ ہے کہ ان کی بات سے پہلے ہی

1. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$
 2. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$
 3. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$
 4. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

ہوئی تو اس کی جگہ پر چلے گئے۔

میں نے انہیں بتا دیا کہ میں نے ان کی ساری باتیں سنی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ان کی ساری باتیں سنی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ان کی ساری باتیں سنی ہیں۔

میں نے اسے دیکھا تو اس نے میری طرف سے ہنس کر ہاتھ اٹھائے۔ اس نے کہا کہ میں نے تم سے پہلے ہی تم سے ملنے کی کوشش کی تھی، لیکن تم نے مجھے نہیں دیکھا۔ اس نے کہا کہ میں نے تم سے پہلے ہی تم سے ملنے کی کوشش کی تھی، لیکن تم نے مجھے نہیں دیکھا۔ اس نے کہا کہ میں نے تم سے پہلے ہی تم سے ملنے کی کوشش کی تھی، لیکن تم نے مجھے نہیں دیکھا۔

تقریباً اسی طرح کہتے ہیں آپ نے گھاس کے
سارے گلے کاٹ دیے۔ آپ نے گھاس کے گلے کاٹ دیے۔
تقریباً اسی طرح کہتے ہیں آپ نے گھاس کے
سارے گلے کاٹ دیے۔ آپ نے گھاس کے گلے کاٹ دیے۔

سورہ شوریٰ اور دیگر احادیث سے ثابت ہے کہ یہ ایک عظیم الشان کتاب ہے۔
 اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو اپنے پیغمبروں کے ذریعہ ان لوگوں کے لئے بھیجا ہے۔
 اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو اپنے پیغمبروں کے ذریعہ ان لوگوں کے لئے بھیجا ہے۔

[illegible]

وہاں چھوٹے چھوٹے انگوٹے اور ہاتھ باندھنے والے
تار کے سوا کسی شے سے وہ نہ جانتے تھے کہ
جوتے اور پتہ لگانے والے انگوٹے کیا خاصہ بنایا
جاسکتا ہے۔

ہالی نے کہا: ”تمہاری سوچ کا رویہ ہے کہ باپ
جنسیتی شعری کی عورت ہی سمجھتا ہے۔ یہی تمہاری
جان لیوا عورت کا رویہ ہے۔ تم اس لیے عورتی جہاز تک جا سکتے
ہو۔“

وہ عطا ہے اور۔" کچھ سے کہو جو مجھے

[illegible]

"...میں نے اسے دیکھا تھا۔"

"...میں نے اسے دیکھا تھا۔"

"...میں نے اسے دیکھا تھا۔"

میں نے ان کے لئے ایک نیا گھر بنوا دیا۔ ان کے لئے ایک نیا گھر بنوا دیا۔ ان کے لئے ایک نیا گھر بنوا دیا۔

وہی چلنے لگا۔ "میں تمہارے لئے ایک خط لکھ رہا ہوں۔ تمہیں دیکھنے کے لئے۔" وہ اس کی طرف دیکھا۔

۱۔ چاہے کون سا بھی ملک دنیا کی کسی اور قوم کے خلاف کسی طرح سے جارحانہ رویہ نہ اپناتا، اس کے اندر بھی اس کی قوم کے اندر ایسا ہی جارحانہ رویہ ہوتا ہے۔

اسی طرح ان کے لیے بھی ایک نیا راستہ تلاش کرنا ہوگا۔

سیدنا ابوبکر صدیق

کے لئے ایک نیا راستہ تلاش کرنا ہوگا۔

[illegible]

کہ تم میری جگہ پر جاؤ گے جسے اللہ تعالیٰ چاہے۔
 کہ تم میری جگہ پر جاؤ گے جسے اللہ تعالیٰ چاہے۔

تقریباً ۱۰۰ سال پہلے کے ہیں۔

وہاں پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا گھر تھا جس کے دروازے پر ایک لکڑی کی تختی لگی تھی جس پر لکھا تھا کہ "ہیروئن"۔ انہوں نے اس گھر میں داخل ہو کر دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا کمرہ تھا جس کے وسط میں ایک بڑا سا میز تھا جس پر ایک بڑا سا گلاس تھا جس میں ایک بڑا سا لکڑی کا ٹکڑا تھا جس پر لکھا تھا کہ "ہیروئن"۔ انہوں نے اس گھر میں داخل ہو کر دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا کمرہ تھا جس کے وسط میں ایک بڑا سا میز تھا جس پر ایک بڑا سا گلاس تھا جس میں ایک بڑا سا لکڑی کا ٹکڑا تھا جس پر لکھا تھا کہ "ہیروئن"۔

”یہ اس قدر اچھے ہیں کہ انہی کو رکھنا ہے تو ان کے لئے ایک کمرہ بنانا چاہیے۔“

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

[illegible]

میں نے کہا: "ہاں، میں نے یہ سب سنا ہے۔" اس نے کہا: "تو تو ابھی تو اس کی طرف سے کچھ نہیں سنا ہے۔" اس نے کہا: "تو تو ابھی تو اس کی طرف سے کچھ نہیں سنا ہے۔"

۱۔ لکھنؤ میں مقیم رہنے والے
 ۲۔ لکھنؤ میں مقیم رہنے والے
 ۳۔ لکھنؤ میں مقیم رہنے والے

جنوری 2010ء

[illegible]

پھر وہی شخص کہتا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اس نے اس کو دیکھا ہے۔
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اس نے اس کو دیکھا ہے۔
میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اس نے اس کو دیکھا ہے۔

”یہاں سے کسی بھی طرح کی بات نہ کرو۔“
 ”کیا تم نے اس شخص کو پہچان لیا؟“
 ”نہیں۔“

[illegible]

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو کچھ چاہا وہی کر دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ وہ ایک سرگرمی ہے۔ جی کے لیے۔“

”اگرچہ میں نے ان کے ساتھ کچھ دیر تک رہا تھا، لیکن میں نے ان کے ساتھ کچھ نہیں کیا۔“

[illegible]

کے لئے یہ کہ وہ اس کے لئے ہے۔
 اس کے لئے کہ وہ اس کے لئے ہے۔
 اس کے لئے کہ وہ اس کے لئے ہے۔
 اس کے لئے کہ وہ اس کے لئے ہے۔

انسانی دل و دماغ سے کیا نکلتا ہے؟ سراسر ایک عہد و جاہد کا عکس
اس سے اندازہ لگائیے۔

ہم سے کسی دکان پر جانے والے مالک کو اس کے لئے بے پروا
 نہیں رہنا چاہیے۔

"The world is a very old place
and it is very old."

۱۔ اگرچہ یہ سب باتیں کہیں کہیں
 ہر ایک کی زبان پر ہوتی ہیں مگر
 ان کی باتوں میں ایک ایسا
 جذبہ ہوتا ہے کہ اس سے
 دل بہا کر لے جاتا ہے۔

میں نے اسے دیکھا کہ وہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔
"ابھی تو تم نے کہا تھا کہ تم اس کے پاس نہیں جاتے۔"
"ابھی تو تم نے کہا تھا کہ تم اس کے پاس نہیں جاتے۔"

کونسا کہتا ہے کہ "میں نے اپنے آپ کو سزا دی ہے"۔
 "میں نے اپنے آپ کو سزا دی ہے"۔
 "میں نے اپنے آپ کو سزا دی ہے"۔

[illegible]

ہاں میں نے انہیں پکڑا دیے تھے۔ ان کے پاس سے
 ہر قسم کے ہتھیار، گولہ باریک، پتھر، لکڑی،
 گلیاں، گولیوں کے ڈھیر، اور ہتھیاروں کی جھلکیاں
 اور ان کے ہاتھوں کے ان کے پاس سے نکلتے تھے۔

اس وقت جہانگیر نے اس دانشور کے ہندو بارہواں
 ستر لکھیں کہ انھوں نے ستر چھ سو چھ سو چھ سو چھ سو
 تیرہ سو لکھ چھ سو چھ سو چھ سو چھ سو چھ سو
 ستر چھ سو چھ سو چھ سو چھ سو چھ سو چھ سو

اور ان کے لئے یہ ہے کہ ان کو جو کچھ چاہئے وہ مل سکے۔
اور ان کو جو کچھ چاہئے وہ مل سکے۔

"ہم نے اس کی بات سے پہلے ہی اس کے چہرے پر
 ہنس دیا تھا۔" "کون سا؟" "وہ تو
 "ہم نے اس کی بات سے پہلے ہی اس کے چہرے پر
 ہنس دیا تھا۔" "کون سا؟" "وہ تو

یہی وہی کلام ہے جس نے ان کے لیے سچے
 کی بات کو ہم سے شریعی بنایا کہ ان کی جگہ
 ان کے لیے ہے اور ان کے لیے ہے اور ان کے لیے
 ان کے لیے ہے۔ یہی وہی کلام ہے جس نے ان کے لیے

پیشہ ورانہ تعلیم کے شعبہ کے سربراہان

[illegible][illegible][illegible][illegible]

ماتہ کے لئے دینے کا اقرار دیا کی خبر کا تقابلیہ ہے۔ مگر تقابلیہ
نہیں ہے بلکہ تقابلیہ کی یہی صورت ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ
تقابلیہ کا تقابلیہ ہے۔

[illegible]

انہی حیرتوں میں کے دل و دماغ کو بچا دینے کے لیے
 جی تو کہہ گئے تھے کہ کسی کے اندر اب کوئی شے نہیں
 ہے۔ یہاں سے کہا: "اگر وہ دماغی کام کرنا ہے تو اس کے
 دماغ کو آگ لگا دینا۔"

مصر، مصر، مصر، دماغ تو وہاں نے اسے کھر
 چا تھا۔ انہی نے دماغ کو دہرا دیا۔ چھوٹا کھڑا کر کے اسے
 آگ لگا کر کھڑا کر دیا۔ کھڑی ہو کر اسے کھڑا کر دیا۔

تمام ان کے لئے اپنے لئے ہے اور ہر ایک کے لئے ہے
 اور ہر ایک کے لئے ہے اور ہر ایک کے لئے ہے
 اور ہر ایک کے لئے ہے اور ہر ایک کے لئے ہے
 اور ہر ایک کے لئے ہے اور ہر ایک کے لئے ہے
 اور ہر ایک کے لئے ہے اور ہر ایک کے لئے ہے

[illegible]

CCC 2002-2003

[illegible][illegible]

آپ نے کچھ کے لئے دعا کی ہے کہ وہ اپنے لئے
چاہتا ہے کہ آپ اس کی دعا سے بے خبر رہیں۔
فکر نہ ہے کہ اس نے ساری دعا کی ہے۔
اس نے اس کے لئے دعا کی ہے کہ وہ اس کے لئے
پاک کر کے دے۔

[illegible]

اسلام نے جو عہد "تو جس گنگہ میں کسی طرح کی شگفتا
 تھا وہ ایک ہی زمانہ ہے۔"
 دیکھو، "تم میری آواز کو نہ کبھی بکلاؤ۔ یہ کہہ دو
 کہ کل کے لوگوں میں سے تم جیسے لوگ اب بھی ہیں۔"

[illegible][illegible]

قلم سے باقیاتِ عشق کی کہیں کہیں سحر آج
 نہیں آج بھی تیری آنکھ میں وہی سحر آج
 طہر ہے، مجھ سے گئے ہیں مجھ کو، وہی وہی سحر آج
 کل کا مجھ، وہی وہی سحر آج، وہی وہی سحر آج
 انہیں اپنے پاس رکھ، وہی وہی سحر آج
 قلم سے باقیاتِ عشق کی کہیں کہیں سحر آج

[illegible][illegible][illegible]

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ٹھیں :-

- ✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✧ ہر ای بک آن لائن پڑھنے
- ✧ کی سہولت
- ✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف
- ✧ سائزوں میں اپلوڈنگ
- ✧ سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور
- ✧ ابن صفی کی مکمل ریٹخ
- ✧ ایڈفری لنکس، لنکس کو میسجے کمانے
- ✧ کے لئے شرٹک نہیں کیا جاتا
- ✧ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور ریڈیو امیل لنک
- ✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر یو یو
- ✧ ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے
- ✧ ساتھ تبدیلی
- ✧ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریٹخ
- ✧ ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ✧ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب فورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

➡ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan



Like us on
Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

وہ اس کے پاس آکر اس پر جھک جاتی اور کہتی تھی۔
 ”آکھیں کھولو۔ تم دشمنوں کا نرا انجام دیکھنا چاہتے تھے۔ تمہاری
 خواہش پوری ہو گئی ہے۔ فی الحال کوئی بھی مخالف سر اٹھانے
 کے قابل نہیں رہا ہے۔“

اس دنیا سے برے بھی جاتے ہیں اچھے بھی جاتے
 ہیں۔ سب ہی کو جانا ہی جانا ہے۔ یہاں مستقل رہنے کی خواہش
 عیب ہے۔

زندگی سے کوئی آس نہیں
 ابھی ایک سانس ہے
 دوسری سانس نہیں

وہ آخری لمحات میں اس کے پاس تھی۔ اسے آنکھوں
 سے دل سے اور روح کی گہرائیوں سے دیکھ رہی تھی۔ دل ایسے
 کھینچا جا رہا تھا جیسے ابھی اس کے اندر سا جانی کی۔
 فریاد کچھ تو بولو۔۔۔ کبھی رنگ ہے کبھی روپ ہے شباب
 ہے زندگی۔۔۔ آہ یہ نہیں بول رہا ہے۔۔۔ کبھی غلطی وجوب میں عذاب
 ہے زندگی۔۔۔

اس نے قریب ہو کر جھک کر آواز دی۔ ”میری جان!
 میں تمہاری سونیا بول رہی ہوں۔ میرے شیر جہان! میری آواز
 سن رہے ہو؟“
 دنیا کی ساری آوازیں مر چکی تھیں۔ بہت آہستہ آہستہ
 اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔

شاہدہ سے بابا صاحب کے ادارے تک خاموش بالکل
 پیدا ہو گئی۔ وہ جو داستان سنا رہا تھا سنا رہا تھا۔ سنا رہا تھا۔
 ”لو کہو کہ دشمنوں نے ہلک ہلک کر کہا۔ ”قیامت تک
 پڑھی جانے والی کتاب کی آنکھ لگ گئی ہے۔ اسے کھولنے والے“
 صرف اس کے ماضی کو پڑھ سکیں گے۔“

کیا وہ پھر آنکھیں کھولے گا؟ پھر داستان سناے گا؟
 ہاں۔ یہی آس رہے۔ یہی آس رہے۔ جو ماتم در پردہ ہو
 رہا ہے اسے دنیا والوں کے سامنے بیان نہ کیا جائے۔ یہی تاثر
 دیا جائے کہ شیر بھی بوجھ نہیں ہوتا۔ کبھی مرنا نہیں ہے۔ وہ
 بُرائیوں کو جابک مارنے والا دور دراز نہیں گیا ہے۔ کسی دن کسی بھی
 وقت پلٹ کر آ سکتا ہے۔ یوں ایک طویل مدت تک اس کا
 رعب اور دبدبہ قائم رہے گا۔

الوداع دلوں پر روناؤں پر حکومت کرنے والے.....!
 الوداع..... یہ تھا شے زندگی کے کم نہ ہوں گے..... آج تم نہیں
 فریاد اٹھائیں ہم نہ ہوں گے.....

☆☆☆

اپنی جان بچانے کے بعد ہی بلرام کی آتما کو کسی نئے شہر میں
 پہنچا سکتے تھے۔ ہے لہذا تک ہی چھلانگیں لگاتا ہوا وہاں سے
 بھاگنے لگا۔ ان کے دماغوں میں کوئی آنکھیں سکتا تھا۔ وہ سانس
 روک کر اسے بھگا دیا کرتے تھے مگر فریاد و روحانی ٹیلی پیتھی کا
 کمال دکھا رہا تھا۔

وہ بچے کے اندر پہنچا تو وہ بھاگنے اور چھپنے والا چھلانگیں
 لگاتا ہوا واپس ریوالتور کے نشانے پر آ گیا۔ نہ جانے رفتن نہ
 پائے ماموں۔۔۔ نہ بھاگ سکتا تھا نہ موت کے آگے ٹھہرنا چاہتا
 تھا۔ ایک دوسرے کوئی زندگی دینے کی ہمتی تھی۔ منتر آتے تھے
 مگر موت کا فرشتہ پڑھنے کی اور پتکار دکھانے کی مہلت نہیں
 دے رہا تھا۔

سجڑاوری دوڑتا ہوا کالی مائی کے قدموں میں جا کر گر
 پڑا۔ گرو گوانے لگا۔ ”ہے ماں! ڈرگا۔۔۔! ہم نے تیرے چروں
 میں جا میں دی ہیں۔ ہماری جان بچا۔ اس دشمن کو اپنے کرودھ
 سے نشت کر دو۔“

ایک گولی چلی۔ وہ بولتے بولتے نشت ہو گیا۔ اس نے
 بچے کا نشانہ لیتے ہوئے کہا۔ ”آخری شیطان۔ آخری
 گولی۔ خدا کا شکر ہے میری جدو جہد پانچ تھیل کو کھینچ رہی ہے۔“
 اس نے فریکر کو دیا۔ وہ آچھل کر زمین پر گر
 پڑا۔ شیطان جب بھی اُچھلتا ہے اس کی گود میں نہیں گرتا۔ وہ
 گرتا پڑتا حرام موت کی گود میں جاتا ہے۔

☆☆☆

لوگ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک
 جاتے آتے ہیں۔ سمندر پار گزر کر جدو جہد ایسے کرتے ہیں جیسے
 وہیں جینا ہو وہیں مرنا ہو لیکن سب ہی طبعی عمر گزار کر وہاں پہنچتے
 ہیں جہاں ان کا اختتام لکھا ہوتا ہے۔

وہ پھر سونیا کے ساتھ شاہدہ والے مکان میں
 آ گیا اور ستر کا ہو کر رہ گیا۔ روحانی قوت اور ٹیلی پیتھی رخصت
 ہو چکی تھی۔ وہی نظام قدرت وہی ہوا چا پیا پیا اور کزوریاں
 غالب آ گئی تھیں۔

وہ شہرور دنیا سے جاتے وقت کسی کی ہمدردی اور
 تیار داری کا محتاج رہتا نہیں جاتا تھا۔ ساچھہ پیش گوئی کے
 مطابق صرف سونیا کا محتاج رہتا گوارا تھا۔ اسی لیے وہ سیاہ بتل
 والی کلائی اسے تھامنے کے لیے آئی تھی۔

بس بہت ہو چکا تھا۔ بہت ہی چکا تھا۔ اس پر کئی گھنٹوں
 تک غفلت طاری رہتی تھی۔ نہ وہ آنکھیں کھولتا، نہ سنا تھا اور نہ
 بولتا تھا۔ ذہن کی پارکیوں میں سونیا وہی وہی آج کی طرح
 محسوس ہوتی گھومتی۔

ایک طرف